عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۸ | ۱۵ تا ۲۲ محرم الحرام ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ ستمبر ۲۰۱۹ء | شمارہ: ۳۵

سالانہ تحفظِ ختم نبوت کورس کراچی

دستورِ تعلیم

حفظِ قرآن کریم کیوں ضروری ہے؟

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

کاروبار میں لگائی گئی رقم پر زکوٰۃ

س:...... میں نے ایک شخص کو نفع ونقصان کی بنیاد پر رقم دی ہوئی ہے۔ جس کا وہ ہر ماہ منافع دیتا ہے جو کہ گھر کے اخراجات میں پورا ہو جاتا ہے۔ کیا اس رقم پر زکوٰۃ واجب ہے، جو کاروبار کے لئے دی ہوئی ہے؟

ج:...... کاروبار میں لگائی ہوئی رقم اگر نصاب کے بقدر ہو اور آپ اس کی وجہ سے صاحب نصاب ہوں تو سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

قربانی کے جانور سے فائدہ اٹھانا

س:...... قربانی کے جانور سے فائدہ اٹھانا مثلاً دودھ نکالنا یا جفتی کرانا جائز ہے؟

ج:...... قربانی کے لئے خریدے ہوئے جانور سے کسی قسم کا فائدہ اٹھانا منع ہے۔ دودھ نکالنے کی اگر ضرورت پیش آجائے تو اس کو بھی صدقہ کردیا جائے۔

نحوست اور بدشگونی

س:...... کیا صفر کے مہینہ کو منحوس سمجھنا درست ہے؟ کیا ایک مسلمان کو یہ عقیدہ اور یہ سوچ رکھنی چاہئے؟

ج:...... کوئی بھی مہینہ یا دن اور وقت منحوس نہیں ہوتا۔ یہ انسان کی اپنی شامت اعمال ہوتی ہے جو اس کے لئے نحوست کا سبب بنتی ہے۔ صفر کے مہینہ کو منحوس سمجھنا اور اس میں شادی بیاہ یا خوشی وغیرہ کی تقریبات منعقد نہ کرنا زمانۂ جاہلیت میں گمراہ لوگوں کا عقیدہ تھا، اسلام میں ایسے غلط اور بے ہودہ تصور کی کوئی گنجائش نہیں۔ اسلام میں تو کسی وقت کسی مہینے یا کسی مخلوق کے منحوس ہونے کا کوئی تصور ہی نہیں بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے تمام تصورات کو باطل قرار دیا ہے توہم پرستی اور باطل خیالات کی تردید فرمائی ہے۔ نحوست اور بدشگونی کے سب طور طریقوں کی نفی فرمائی ہے، اس لئے مسلمانوں پر لازم ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو مضبوطی سے تھامیں اور ایسے واہیات اور باطل خیالات و توہمات سے اجتناب کریں۔

”عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لاعدوی ولاطیرۃ ولا صفر ولاھامۃ۔“ (صحیح مسلم ص:۲۳۰، ج:۱)

نماز میں چھینک کا آنا

س:...... نماز کے دوران چھینک آئی اور بے اختیار منہ سے الحمدللہ! نکل گیا، کیا اس سے نماز ٹوٹ گئی؟

ج:...... نماز میں چھینک آنے پر ”الحمدللہ“ نہیں کہنا چاہئے، بلکہ خاموش رہنا چاہئے۔ چھینکنے سے اگر بے اختیار منہ سے ”الحمدللہ“ نکل جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔

”ولو عطس فقال له المصلی الحمدلله لاتفسد لانه لیس بجواب۔“ (فتاویٰ عالمگیری ص:۹۸، ج:۱)

دانت یا مسوڑھوں سے خون کا وضو پر اثر

س:...... دانت سے اگر خون نکل آئے یا مسوڑھوں سے خون آجائے تو کیا اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

ج:...... جی ہاں! جسم کے کسی حصہ سے بھی خون نکل آئے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۸ ۱۵تا۲۱ محرم الحرام ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۶تا۲۲ ستمبر ۲۰۱۹ء شمارہ:۳۵

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش
محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

حفظِ قرآن کریم کیوں ضروری ہے؟	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
دستورِ تعلیم	۱۰	ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
سالانہ تحفظ ختم نبوت کورس، کراچی	۱۲	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا محمد یوسف بہاول پوریؒ	۱۵	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی اسفار	۱۷	ادارہ
خبروں پر ایک نظر	۲۱	" "

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۷۸۳۴۸۶-۰۶۱
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ

شفاعت

حدیث قدسی۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پکا ہوا گوشت لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گوشت میں سے ایک ٹکڑا اٹھا کر کھانا شروع کیا، اس کے بعد فرمایا: میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا، جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے جواب دہی کے لئے کھڑے ہوں گے آفتاب اس دن قریب کردیا جائے گا لوگ ناقابل برداشت غم اور درد میں مبتلا ہوں گے پس لوگ آپس میں کہیں گے اس پر غور کرو کہ کون شخص خدا کے سامنے جاکر ہماری شفاعت کرے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ کے پاس جانے کا ذکر کیا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھ سے فرمائے گا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اٹھاؤ مانگو جو مانگو گے دیا جائے گا اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں کہوں گا: یارب! میری امت کو بخش دے، اے رب! میری امت کو بخش دے، پس کہا جائے گا: اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر کوئی حساب نہیں ہے جنت میں باب ایمن سے داخل کردو اور اس دروازے سے داخل ہونے والے دوسرے دروازوں میں بھی لوگوں کے شریک رہیں گے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جنت کے ہر دروازے کے دونوں پہلوؤں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مکہ اور ہجر کے مابین۔ (بخاری، مسلم)

یعنی جو بے حساب جنت میں جانے والے ہیں ان کو تو داخل کردو باب ایمن یعنی دائیں طرف کے دروازے سے یہ جو فرمایا دوسرے دروازوں میں بھی شریک ہوں گے اس کا یہ مطلب ہے کہ باب ایمن سے داخل ہونے کی وجہ سے جنت کے دروازوں سے داخلہ کا حق ساقط نہیں ہوگا، دروازے میں جو چوکھٹ ہوتی ہے اس کے دونوں بازوؤں کے درمیان کا فاصلہ فرمایا۔ ہجر ایک مقام کا نام ہے جو مکہ سے کئی سو میل کے فاصلہ پر ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

سجدۂ تلاوت

س:...... ایسے مقامات جن کے پڑھنے اور سننے کے بعد شریعت نے سجدے کا حکم دیا ہے ان کی تعداد قرآن مجید میں کتنی ہے؟

ج:...... قرآن مجید میں ایسے چودہ مقامات ہیں، احناف کے نزدیک اس کی تفصیل درج ذیل ہیں: (۱) سورۂ اعراف آیت:۲۰۶، (۲) سورۂ رعد آیت:۱۵، (۳) سورۂ نحل آیت:۵۰، (۴) سورۂ بنی اسرائیل آیت:۱۰۹، (۵) سورۂ مریم آیت:۵۷، (۶) سورۂ حج آیت:۱۸، (۷) سورۂ فرقان آیت:۶۰، (۸) سورۂ نمل آیت:۲۶، (۹) سورۂ سجدہ، آیت:۱۵، (۱۰) سورۂ ص آیت:۲۵، (۱۱) سورۂ حم سجدہ آیت:۳۸، (۱۲) سورۂ نجم آیت:۶۲، (۱۳) سورۂ انشقاق آیت:۲۱، (۱۴) سورۂ علق آیت:۱۹۔

س:...... سجدۂ تلاوت کی فقہی حیثیت کیا ہے؟

ج:...... فقہاء نے سجدۂ تلاوت کو فقہی حیثیت سے واجب قرار دیا ہے جو تلاوت کرتے ہی فوری طور پر واجب ہوجاتا ہے، لیکن اس کی ادائیگی میں تاخیر کی گنجائش ہے اور اس گنجائش کی مدت موت تک طویل ہے، یعنی مرنے سے پہلے پہلے واجب ہونے والے سجدۂ تلاوت کو ادا کرنا ضروری ہے، ادا نہ کرنے کی صورت میں پڑھنے اور سننے والے دونوں گناہ گار رہیں گے۔

س:...... تلاوت سے کیا مراد ہے؟

ج:...... تلاوت کا مطلب یہ ہے کہ پڑھنے کے دوران ہونٹ بھی ہلنے چاہئیں، خاموشی سے پڑھا جارہا ہو جسے خود سن رہا ہو یا بلند آواز سے۔ اگر پڑھنے کے دوران ہونٹ نہیں ہلتے اور صرف نظریں گھوم رہی ہوں یا ہونٹ تو ہلیں اور خود نہ سُن سکے تو اسے تلاوت نہیں کہتے، اصطلاح میں اسے مطالعہ کہتے ہیں اور سجدہ تلاوت کرنے سے واجب ہوتا ہے مطالعہ کرنے سے واجب نہیں ہوتا ہے۔ (جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

حفظِ قرآنِ کریم کیوں ضروری ہے؟

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ وسلامٌ علٰی عبادہٖ الذین اصطفٰی

گزشتہ دنوں محترم جناب عبدالرؤف ملک صاحب (لاہور) کی طرف سے ایک خط موصول ہوا، جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ ماہنامہ ''اشراق'' کے جون ۲۰۱۹ء کے شمارہ میں ایک مضمون ''قرآن کریم پر نظر کی ضرورت'' کے عنوان سے چھپا ہے، جو انتہائی دل آزاری کا سبب ہوا، یہ مضمون آپ کی خدمت میں ارسال کیا جارہا ہے، اس پر غور فرمالیں۔ راقم الحروف نے وہ مضمون پڑھا، اس کے متعلق چند گزارشات پیش کرنے کی جسارت کررہا ہوں۔

محترم! جمہور علماء اہل سنت والجماعت کے نزدیک اتنا قرآن کریم حفظ کرنا جس سے نماز ادا ہوجائے، ہر مسلمان عاقل بالغ پر فرض ہے اور مکمل قرآن کریم حفظ کرنا فرضِ کفایہ اور باعثِ اجر وثواب ہے۔ اگر کوئی بھی مسلمان حافظِ قرآن نہ رہے تو تمام عالم کے مسلمان گناہ گار ہوں گے۔ ڈاکٹر عرفان شہزاد صاحب کا پورا مضمون پڑھنے سے ایک عام آدمی بھی یہی تأثر لیتا اور محسوس کرتا ہے کہ یہ مضمون تضادات کا مجموعہ ہے اور اس میں کوئی بات واقعی، حقیقی اور تحقیقی نہیں، اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود قرآن کریم حفظ کیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی ترغیب دی، بلکہ جو شخص ایمان لاتا اول آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو قرآن کریم سکھاتے اور پھر وہ قرآن سیکھنے کے بعد اوروں کو سکھاتا اور حفظ کراتا، جس کی بناپر ہزاروں صحابہ رضی اللہ عنہم قرآن کریم کے حافظ بنے۔ ایک غزوہ میں ستر قاری شہید ہوئے اور جنگِ یمامہ میں سات سو قرآن کریم کے حافظ شہید ہوئے، جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ: ''قرآن کریم کو کتابی صورت میں بھی محفوظ کرائیے، اس طرح حفاظ شہید ہوتے رہے تو کہیں قرآن کریم ہی نہ اُٹھ جائے۔'' جس کے بعد قرآن کریم کو حفظ کے ساتھ ساتھ کتابی صورت میں بھی جمع کیا گیا اور کیا جاتا رہا۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تفسیرِ قرطبی کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

''لاخلاف بین الأمۃ ولا بین أئمۃ أھل السنۃ: أن القرآن اسم لکلام اللّٰہ تعالٰی الذی جاء بہ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم معجزۃ لہٗ وأنہٗ محفوظ فی الصدور مقروء بالألسنۃ مکتوب فی المصاحف.....'' (تفسیر قرطبی، ج:۱،ص:۸۰)

''اُمت اور اہلِ سنت کے ائمہ کے درمیان اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے اس کلام کا نام ہے جسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بطور معجزہ لائے ہیں اور وہ سینوں میں محفوظ ہے، زبانوں سے پڑھا جاتا ہے اور مصاحف میں لکھا ہوا ہے۔''

یہ بات تو صاحبِ مضمون بھی جانتا اور اس کا اعتراف کرتا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا یہ دور الفاظِ قرآن اور حفظِ قرآن کا تھا یا نہیں تھا؟ پھر اس نے لکھا کہ: ''صحابہ کرامؓ اس لئے قرآن کریم یاد کرتے تھے کہ اس وقت قرآن کریم محفوظ کرنے کا ذریعہ صرف یہی تھا۔'' گویا اس نے اتنا مان لیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی قرآن کریم یاد کرتے تھے اور یہ حفاظتِ قرآن کا ذریعہ تھا۔ دنیا جانتی ہے کہ آج بھی حفاظتِ قرآن کا محفوظ ذریعہ حفظِ قرآن ہی ہے۔ اگرچہ اس کی یہ بات بھی محلِ نظر ہے کہ ''وہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے، اس لئے قرآن کریم یاد کرتے تھے۔'' کیونکہ صحابہ کرامؓ لکھنا پڑھنا سیکھ چکے تھے، تب ہی تو قرآن کریم کے کاتبین بنے۔ اب اگر قرآن کریم کا یاد کرنا مقاصد میں سے نہیں تھا اور اس پر کوئی اجر وثواب نہیں ملتا تھا تو قرآن کریم لکھنے والے صحابہ کرامؓ تو موجود تھے، پھر یہ حفظ اور یاد کرنے کی بقول اس کے ''صعوبت'' کیوں جھیلتے تھے؟! صاحبِ مضمون نے صرف اس پر اکتفا نہیں

کیا، بلکہ وہ قرآن کریم حفظ کرنے کو ’’رسم، بدعت، کشٹ، غیر مقصودی چیز، محض بڑوں کی خوشنودی، جبر اور خوف کا نتیجہ، غیر صحت مندرویے تشکیل دینے کا سبب، حفاظ بچوں میں غیر صحت مندرویوں کے اثرات کا پیدا ہو جانا، ذہنی صلاحیتوں کی نشوونما میں رکاوٹ اور تعلیمی نقطۂ نظر سے بالکل نامناسب‘‘ کہتا ہے، گویا ان کے نزدیک قرآن کریم حفظ کرنا فضول، اس کے الفاظ رٹنا حماقت، دماغ سوزی اور تضیعِ اوقات ہے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

راقم الحروف سمجھتا ہے کہ یہ باتیں وہ آدمی کرسکتا ہے جو خوفِ خدا، فکرِ آخرت، اسلامی معاشرہ اور روحِ اسلام سے ناواقف ہو یا اسلام سے آزادی کا خواہاں اور اتباعِ نفس کا مریض ہو، ورنہ ایک سمجھ بوجھ رکھنے والا مسلمان آدمی اس طرح کی باتیں نہیں کرسکتا۔

قرآن کریم کے حفظ کا ثبوت ’قرآن کریم، صحیح احادیث اور چودہ صدیوں سے اُمتِ مسلمہ کے عملی تواتر سے ثابت ہے۔ سب سے پہلے حفظِ قرآن پر دلالت کرنے والی چند آیات ملاحظہ فرمائیں:

۱:- ’’سَنُقْرِئُکَ فَلَا تَنْسٰی۔‘‘ (الاعلیٰ:۶)

’’ہم آپ کو پڑھائیں گے، آپ بھول نہیں پائیں گے۔‘‘

اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کے نزول کے مقاصد میں سے اُسے حفظ کرنا اور یاد کرنا بھی ہے۔

۲:- ’’وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْہِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَۃً وَّاحِدَۃً کَذٰلِکَ لِنُثَبِّتَ بِہٖ فُؤَادَکَ وَرَتَّلْنٰہُ تَرْتِیْلًا۔‘‘ (الفرقان:۳۲)

’’اور کہنے لگے وہ لوگ جو منکر ہیں کیوں نہ اُترا اس پر قرآن سارا (اکٹھا) ایک جگہ ہو کر (ایک بار) اسی طرح اتارا، تاکہ ثابت رکھیں ہم اس سے تیرا دل اور پڑھ سنایا ہم نے اس کو ٹھہر ٹھہر کر۔‘‘

معلوم ہوا کہ قرآن کریم کو تھوڑا تھوڑا اس لئے اُتارا جاتا تھا، تاکہ آپ اسے آسانی سے یاد کرسکیں۔

۳:- ’’اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ وَقُرْاٰنَہٗ فَاِذَا قَرَاْنٰہُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَہٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ۔‘‘ (القیامۃ:۱۷،۱۸،۱۹)

’’وہ تو ہمارا ذمہ ہے اس کو جمع کرنا (کردینا) تیرے سینہ میں اور پڑھنا تیری زبان سے، پھر جب ہم پڑھنے لگیں فرشتہ کی زبانی تو ساتھ رہ اس کے پڑھنے کے، پھر مقرر ہمارا ذمہ ہے اس کو کھول کر بتلانا۔‘‘

اس آیت سے بھی معلوم ہوا کہ قرآن کریم کو حفظ کرنا اور اس کو پڑھنا بھی قرآن کریم کے مقاصد میں سے ہے۔

۴:- ’’اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔‘‘ (الحجر:۹)

’’ہم نے آپ پر اُتاری ہے یہ نصیحت اور ہم آپ اس کے نگہبان ہیں۔‘‘

قرآن کریم کی حفاظت سے مراد اس کے الفاظ اور معانی دونوں کی حفاظت ہے۔ کیونکہ اس آیت میں ’’لَحٰفِظُوْنَ‘‘ مطلق لایا گیا ہے، جس سے اُصولِ عربیت کے مطابق حفاظت کا فردِ کامل مراد لیا جانا ضروری ہے اور حفاظتِ کاملہ وہی ہے جو لفظ اور معنی دونوں کو شامل ہو۔ اُمت میں تا قیامت ایسے حفاظِ قرآن پیدا ہوتے رہیں گے جو اس کے ہر حرف اور معنی کی حفاظت کرتے رہیں گے۔

تفسیرِ قرطبی میں امام قرطبیؒ نے اسی آیت کے تحت یحییٰ بن اکثم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ایک واقعہ نقل کیا ہے، خلیفہ مامون الرشید کے دربار میں بڑے بڑے فقہاء، عالم اور ماہرین جمع ہو کر مختلف مسائل پر بحث کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایسی ہی ایک بحث چل رہی تھی کہ ایک نہایت ہی وجیہ خوبصورت شخص محفل میں شامل ہوا اور اس نے نہایت فصیح و بلیغ زبان اور عالمانہ انداز میں بحث میں حصہ لیا۔ اختتامِ مجلس پر خلیفہ مامون الرشید نے کہا کہ تم اسرائیلی ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! خلیفہ مامون نے کہا: تم مسلمان ہو جاؤ تو ہم تمہاری بہت قدر و منزلت کریں گے، اس شخص نے کہا کہ میں اپنے آباء واجداد کا مذہب چھوڑنے کے لئے تیار نہیں اور چلا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک سال بعد وہ مسلمان ہو کر مجلس میں شامل ہوا اور فقہی بحث میں بھرپور اور احسن انداز سے حصہ لیا۔ جب مجلس برخاست ہوئی تو مامون الرشید

نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تم وہی شخص نہیں جو گزشتہ سال بھی یہاں آئے تھے؟ اس نے کہا: جی ہاں! میں وہی شخص ہوں۔ خلیفہ نے پوچھا کہ تم نے اسلام کیسے قبول کرلیا؟ اس شخص نے جواب دیا کہ آپ کے پاس سے جانے کے بعد میں نے چاہا کہ میں مختلف مذاہب پر تحقیق کروں۔ آپ کو تو پتہ ہی ہے کہ میرا خط اچھا ہے، اس مقصد کے لئے میں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ میں نے نہایت عمدہ خط میں تورات کے تین نسخے لکھے اور اس میں کہیں کہیں کمی زیادتی کردی۔ وہ نسخے میں نے کنیسہ میں پیش کئے تو انہوں نے مجھ سے خرید لئے، پھر میں نے بڑی خوش خط کتابت کے ساتھ انجیل کے تین نسخے تیار کئے اور ان میں کمی زیادتی کردی، وہ میں نے عیسائیوں کے سامنے پیش کئے، تو انہوں نے بھی مجھ سے خرید لئے۔ پھر میں نے قرآن کو بھی بہت اچھے خط میں تحریر کیا اور حسبِ معمول تین نسخے تیار کرکے ان میں بھی تحریف کردی، پھر جب میں نے ان نسخوں کو مسلمان کتب فروشوں کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے ان کی تحقیق کی، جب انہیں معلوم ہوا کہ ان نسخوں میں کمی زیادتی ہوئی ہے تو انہوں نے لینے سے انکار کردیا۔ پھر یہ شخص کہنے لگا کہ جب میں نے یہ صورت حال دیکھی تو مجھے اس بات پر یقین آگیا کہ قرآن پاک ہی ایک واحد کتاب ہے جو ہر قسم کی تحریف سے پاک ہے اور یہی اس کی صداقت کی دلیل ہے۔ اس پر میں نے اسلام قبول کرلیا۔

یحییٰ بن اکثم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اسی سال میں حج کے لئے گیا تو سفیان بن عیینہؒ سے میری ملاقات ہوگئی، میں نے ان کو یہ واقعہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ: یہی مطلب ہے: ''بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ'' یعنی تورات کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ نے یہودیوں پر ڈالی تو انہوں نے اسے ضائع کردیا اور قرآن مجید کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے: ''اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔'' (الحجر:۹)..... ترجمہ: ''ہم نے آپ پر اُتاری ہے یہ نصیحت اور ہم آپ اس کے نگہبان ہیں۔'' اس لئے قرآن مجید اب تک محفوظ ہے۔'' (تفسیر قرطبی، ج:۱۰،ص:۵-۶)

چونکہ قرآن کریم آخری کتاب ہے اور ہمیشہ کے لئے ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا ذمہ خود لیا اور ایسی حفاظت فرمائی کہ آج تک شرق و غرب میں اس کے لاکھوں حافظ موجود ہیں اور وہ تواتر کے ساتھ روئے زمین کے مسلمانوں کی زبانوں پر یکساں محفوظ ہے۔ ایک لفظ یا زبر زیر کا فرق نہیں۔ بفرضِ محال اگر قرآن کریم کے تمام مکتوبی اور مطبوعی نسخے روئے زمین سے معدوم ہوجائیں تب بھی قرآن کریم کا ایک جملہ اور ایک کلمہ بھی نہ ضائع ہوسکتا ہے اور نہ بدلا جاسکتا ہے۔

امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ: دنیا کی کوئی کتاب ایسی محفوظ نہیں، جیسا کہ یہ قرآن کریم محفوظ ہے، سوائے قرآن کریم کے کوئی کتاب دنیا میں ایسی نہیں جس میں تغیر و تبدل اور تصحیف و تحریف واقع نہ ہوئی ہو۔ (تفسیر کبیر، ج:۵،ص:۲۶۵)

۵:- ''بَلْ ھُوَ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ۔'' (العنکبوت:۴۹)

''بلکہ یہ قرآن تو آیتیں ہیں صاف ان لوگوں کے سینوں میں جن کو ملی ہے سمجھ۔''

علماء کرام نے لکھا ہے کہ قرآن کریم کی حفاظت کے ذرائع صرف دو ہی ہوسکتے ہیں: ایک کتابت اور دوسرا اُسے حفظ کرنا، قربِ قیامت میں قرآن کریم کے الفاظ اُٹھالئے جائیں گے، لیکن ''حفظِ قرآن'' کی صورت میں حفاظت کا ذریعہ باقی رہے گا اور یہ آخرت بلکہ جنت تک ساتھ جائے گا، اس پر کئی احادیث وارد ہیں۔

۶:- ''وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ۔'' (القمر:۱۷)

''اور ہم نے آسان کردیا قرآن سمجھنے کو، پھر ہے کوئی سوچنے والا؟۔''

اب چند وہ احادیث نقل کرتے ہیں جو بالکل صحیح سند اور متن کے اعتبار سے مضبوط ہیں:

۱:- ''اَلْمَاھِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَۃِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ، وَالَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَ یَتَتَعْتَعُ فِیْہِ وَھُوَ عَلَیْہِ شَاقٌّ لَہٗ اَجْرَانِ۔''

(رواہ البخاری، ج:۱،ص:۲۶۹)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآن کریم میں مہارت حاصل کرلی ہو، وہ معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو سفیر اور نیکوکار ہیں اور جو شخص قرآن کریم اٹکتا ہوا پڑھتا ہے، اور اس میں وقت اُٹھاتا ہے، اس کے لئے دو اجر ہیں۔''

ماہر وہی کہلاتا ہے جس کو یاد بھی خوب ہو اور پڑھتا بھی خوب ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول دو عالم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

۲:-’’مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ اسْتَدْرَجَ النُّبُوَّةَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ إِلَّا أَنَّهُ لَا يُوْحٰى إِلَيْهِ لَا يَنْبَغِيْ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ أَنْ يَجِدَ مَعَ مَنْ يَجِدُ وَلَا يَجْهَلَ مَعَ مَنْ يَجْهَلُ وَفِيْ جَوْفِهِ كَلَامُ اللّٰهِ۔‘‘(رواہ البیہقی فی شعب الایمان والحاکم فی المستدرک ،قلت: قال الحاکم فی المستدرک علی شرط الشیخین، ج:۱،ص:۵۵۲)

ترجمہ:’’جس آدمی نے قرآن کریم پڑھا،اس نے علومِ نبوت (قرآن) کو اپنی پسلیوں کے درمیان (دل میں) لے لیا،گو اس کی طرف وحی نہیں کی جاتی۔صاحبِ قرآن کے لئے مناسب نہیں کہ وہ غصہ کرنے والے کے ساتھ غصہ کرے۔اور نہ یہ مناسب ہے کہ وہ جہالت والے کے ساتھ جہالت سے پیش آئے،جبکہ اس کے پیٹ (دل) میں اللہ تعالیٰ کا کلام موجود ہے۔‘‘

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۳:-’’يَجِيْءُ الْقُرْاٰنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ زِدْهُ، فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ زِدْهُ، فَيُحَلّٰى حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضٰى عَنْهُ، ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ: اقْرَأْهُ وَارْقَهْ وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً۔‘‘(سنن الترمذی، ج:۲،ص:۱۱۹)

’’قیامت کے روز قرآن مجید آئے گا اور سفارش کرے گا: اے رب! اس (حافظ) کو پہنایئے، پس (رب تعالیٰ اس کو) کرامت کا تاج پہنائیں گے، پھر کہے گا: اے رب! اس حافظ کے لئے اور زیادہ کر تو (اللہ تعالیٰ) اس کو کرامت کی پوشاک پہنائیں گے، پھر کہے گا: میرے رب! اس سے راضی بھی ہوجایئے، پس کہا جائے گا: پڑھتا جا اور (جنت میں) چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلہ ایک حسنہ (نیکی) کا اضافہ کیا جائے گا۔‘‘

اب جنت میں قرآن کریم تو وہی پڑھ سکے گا جس نے حفظ اور یاد کیا ہوگا۔جس نے قرآن کریم پڑھا ہی نہیں ہوگا،جس کو قرآن کریم کا تلفظ بھی صحیح نہیں آتا ہوگا وہ قرآن کریم کیسے پڑھ سکے گا؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۴:-’’اَلْقُرْاٰنُ أَفْضَلُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ فَمَنْ وَقَّرَ الْقُرْاٰنَ فَقَدْ وَقَّرَ اللّٰهَ وَمَنِ اسْتَخَفَّ بِالْقُرْاٰنِ اسْتَخَفَّ بِحَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى ، حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ هُمُ الْمَحْفُوْفُوْنَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ الْمُعَظِّمُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ الْمُلْبَسُوْنَ نُوْرَ اللّٰهِ فَمَنْ وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَى اللّٰهَ وَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدِ اسْتَخَفَّ بِحَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى۔‘‘(الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، ج:۱،ص:۲۶)

’’قرآن ہر شئے سے افضل ہے۔جس نے قرآن کی تعظیم کی اس نے اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی اور جس نے قرآن کی بے قدری (اور توہین) کی اس نے اللہ تعالیٰ کے حق کی ناقدری کی،حاملینِ قرآن (حفاظ اور علماء) اللہ تعالیٰ کی رحمت کے احاطہ میں ہیں،کلام اللہ کی عظمت اور قدر کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نور میں ملبوس ہیں،جنہوں نے ان سے دوستی رکھی انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دوستی رکھی،جنہوں نے ان سے دشمنی رکھی بے شک انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حق کی ناقدری کی۔‘‘

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

۵:-’’إِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ۔‘‘(مسند احمد، وجامع الترمذی وقال الترمذی حسن صحیح)

’’وہ شخص جس (کے دل) میں قرآن مجید کا تھوڑا سا حصہ بھی نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے۔‘‘

دل میں قرآن کریم تو اس شخص کے ہوگا جس نے اس کو حفظ اور یاد کیا ہوگا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

۶:-’’إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ، فَإِذَا أُشِيْرَ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ.‘‘(رواہ البخاری،فضائل القرآن الکریم وحملتہ فی السنۃ المطہرۃ لمحمد موسیٰ نصر،ص:۳۳)

’’بے شک نبی ﷺ (جنگ) اُحد کے مقتولین میں سے دو دو آدمیوں کو (ایک قبر میں) دفن کرنے کے لئے جمع کرتے تھے، پھر فرماتے: ان میں سے قرآن کو زیادہ حاصل کرنے والا کون ہے؟ پس اگر ان میں سے کسی کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اس کو لحد (قبر) میں پہلے رکھتے۔‘‘

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ زیادہ سے زیادہ قرآن کریم حفظ کرنے کے جہاں دنیا میں (حفاظت قرآن، اشاعت قرآن، تلاوتِ قرآن) فائدہ ہے، وہاں آخرت میں بھی اس کا فائدہ اعزاز واکرام اور اجر وثواب کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

۷:-’’إِنَّ عَدَدَ دَرَجِ الْجَنَّةِ بِعَدَدِ آيِ الْقُرْآنِ، فَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِمَّنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَيْسَ فَوْقَهُ أَحَدٌ.‘‘

(البیہقی فی شعب الایمان بسند حسن، الجامع الصغیر، ج:۳، ص:۴۵۸)

’’بے شک جنت کے درجات قرآن کی آیات کی تعداد کے برابر ہیں، پس حفاظِ قرآن میں سے جو جنت میں داخل ہوگا اور پورا قرآن پڑھے گا اس سے اوپر کوئی نہیں ہوگا۔‘‘

ان قرآنی آیات اور احادیث کا مطالعہ پوری طرح واضح کرتا ہے کہ قرآن مجید کے قیامت تک کے لئے مکمل ضابطۂ حیات ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو آخری دن تک اصل صورت میں محفوظ رکھنے کا حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اصل متن کو انسانی تحریف سے محفوظ رکھنے کے لئے اس کے تحفظ کی ذمہ داری خود لی ہے۔

....

اب صاحب مضمون کا شق وار جواب تحریر کیا جاتا ہے، صاحب مضمون لکھتے ہیں:

۱:-’’قرآن مجید کے حفظ کی رسم صدیوں سے مسلم سماج میں رائج ہے۔ عام تأثر یہ ہے کہ یہ قرآن مجید کی حفاظت کا ذریعہ اور باعثِ اجر وسعادت ہے۔ یہ تصور چند در چند غلط فہمیوں کا مرکب ہے۔‘‘

محترم جناب! قرآن کریم حفظ کرنا رسم نہیں، بلکہ فرضِ کفایہ، حضور اکرم ﷺ کی سنت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ ہے، جو باعثِ اجر وثواب اور اس کی حفاظت کا ایک ذریعہ ہے اور مسلمانوں کے اس امتیاز اور خصوصیت کو محض تصور کہنا اور اس کو چند در چند غلط فہمیوں کا مرکب کہنا مضمون نگار کی اپج ہے۔

۲:-’’قرآن مجید کا مقصد اس کے کلام اور پیام کا ابلاغ ہے۔ ابلاغ کے لئے کلام کا حفظ ہونا ضروری نہیں۔ قرآن مجید کے حفظ کرنے کی ہدایت، بلکہ ذکر تک قرآن مجید میں موجود نہیں۔‘‘

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ جب قرآن کریم کا مقصد کلام اور پیام کا ابلاغ ہے تو جب کلام اور پیام محفوظ ہی نہیں ہوگا تو اس کا ابلاغ کیسے ہوگا؟ ورنہ تو یہ ابلاغ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک محدود رہے گا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ کے بعد سے قیامت تک کے لوگوں کے لئے اس کلام اور پیام کا ابلاغ کیسے ہوگا؟ حضور اکرم ﷺ نے صرف کتابت پر اکتفا کیا تھا یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حفظ کرنے اور اپنے سینوں میں محفوظ کرنے کا حکم بھی دیا تھا؟ موصوف کا یہ کہنا کہ ابلاغ کے لئے کلام کا حفظ ہونا ضروری نہیں، یہ مضمون نگار کی اپنی رائے ہے جو کہ صحیح نہیں، کیونکہ جب کلام اور پیام کے الفاظ اور معنی ومطلب ہی پیغام دینے والے کو یاد اور معلوم نہیں تو ان کا ابلاغ کیسے ہوگا؟ جب کہ قرآن کریم میں تو ارشاد ہے:

’’وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ.‘‘(النحل:۴۴)

’’اور اُتاری ہم نے تجھ پر یہ یادداشت کہ تو کھول دے لوگوں کے سامنے وہ چیز جو اُتری ان کے واسطے اور تا کہ وہ غور کریں۔‘‘ (باقی صفحہ۲۴ پر)

دستورِ تعلیم

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا ہر پہلو نرالا اور امت کے لئے مینار ہدایت ہے، اگرچہ آپ کا تشریعی دور نبوت کے بعد شروع ہوتا ہے؛ لیکن اس سے پہلے کا دور بھی چاہے بچپن کا دور ہو یا جوانی کا، امت کے لئے اس میں ہدایت موجود ہے۔

آپ کے دودھ پینے کا زمانہ ہے؛ لیکن اتنی چھوٹی عمر میں بھی آپ کو عدل وانصاف پسند ہے اور آپ دوسروں کا خیال فرماتے ہیں، حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا ایک طرف کا دودھ پلا کر دوسری طرف پیش فرماتی ہیں؛ لیکن آپ اسے قبول نہیں فرماتے؛ کیوں کہ وہ آپ کے دودھ شریک بھائی کا حق ہے۔

بچپن سے اجتماعی کاموں میں اتنا لگاؤ اور دلچسپی ہے کہ جب بیت اللہ شریف کی تعمیر ہورہی تھی تو آپ بھی قریش مکہ کے ساتھ پتھر اٹھا کر لارہے ہیں۔

اور شرم وحیا اتنی غالب کہ جب آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ دیکھتے ہیں کہ آپ ننگے کندھے پر پتھر اٹھا کر لارہے ہیں تو ترس کھاتے ہوئے آپ کا تہبند کھول کر کندھے پر رکھ دیا۔ آپ شرم کے مارے بے ہوش ہوکر گر پڑے، یہ فرماتے ہوئے کہ میری چادر مجھ پر ڈال دو۔

کسب حلال کی یہ اہمیت کہ قریش کی بکریاں چراتے اور اس کی مزدوری سے اپنی ضروریات پوری فرماتے اور جب اور بڑے ہوئے تو تجارت جیسا اہم پیشہ اختیار فرمایا: ''التاجر الصادق الآمین'' (امانت دار سچے تاجر) کی صورت میں سامنے آئے۔

معاملہ فہمی اور معاشرے کے اختلافات کو ختم کرنے اور اس میں اتحاد واتفاق پیدا کرنے کی وہ صلاحیت کہ بیت اللہ کی تعمیر کے وقت حجراسود کو اپنی جگہ رکھنے پر قریش کی مختلف جماعتوں میں اختلاف پیدا ہوا اور قریب تھا کہ ناحق خون کی ندیاں بہہ جاتیں؛ لیکن آپ نے ایسا فیصلہ فرمایا جس کی سب نے تحسین کی اور اس پر راضی ہوگئے۔

صداقت وامانت کے ایسے گرویدہ کہ بچپن سے آپ الصادق الامین کے لقب سے یاد کئے جانے لگے اور دوست تو دوست، دشمن بھی آپ کے اس وصف کا اقرار کرتے تھے، چناں چہ تمام قبائل قریش نے ایک موقع پر بیک زبان کہا:

''ہم نے بارہا تجربہ کیا، مگر آپ کو ہمیشہ سچا پایا۔''

یہ سب قدرت کی جانب سے ایک نبی تربیت تھی؛ کیوں کہ آپ کو آگے چل کر نبوت ورسالت کے عظیم مقام پر فائز کرنا تھا اور تمام عالم کے لئے مقتدیٰ بنانا تھا اور امت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو بہ طور اسوۂ حسنہ پیش کرنا تھا۔

''بلاشبہ اے مسلمانو! تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سیکھنی ہے، بالخصوص اس شخص کو جو اللہ کی ملاقات کا اور قیامت کے دن کا خوف رکھتا ہے اور اللہ کو بکثرت یاد کرتا ہے۔'' (الاحزاب)

چالیس سال کی عمر میں آپ کو منصب رسالت پر فائز کیا گیا اور وحی آسمانی کا آغاز ہوا اور اس کے لئے جبرئیل امین کا انتخاب ہوا، جن کو ہمیشہ سے انبیاء علیہم السلام اور باری تعالیٰ کے درمیان واسطہ بننے کا شرف حاصل تھا اور جن کی شرافت، قوت، عظمت، بلند منزلت اور امانت کی خود اللہ نے گواہی دی ہے۔

''بے شک یہ قرآن ایک معزز فرشتے کا لایا ہوا کلام ہے، جو بڑی قوت والا، صاحب عرش کے نزدیک ذی مرتبہ ہے۔ وہاں اس کی بات مانی جاتی ہے اور وہ امانت دار ہے۔'' (التکویر)

اس وحی الٰہی کی روشنی میں آپ کی ایسی تربیت ہوئی کہ آپ ہر اعتبار سے کامل بن گئے اور آپ کی زندگی کا ہر پہلو امت کے لئے ایک بہترین اسوۂ حسنہ بن کر سامنے آگیا۔ اسی حقیقت کو حضرت حسان رضی اللہ عنہ یوں بیان فرماتے ہیں:

''یعنی آپ سے زیادہ حسین میری آنکھوں نے نہیں دیکھا اور آپ سے زیادہ

جمیل ماؤں نے نہیں جنا۔‘‘

’’آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے، گویا آپ اپنی مرضی کے مطابق پیدا کئے گئے۔‘‘

امت کے ہر فرد کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک اعلیٰ مثال ہے، جسے وہ سامنے رکھ کر زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی کر سکتا ہے۔

آپ کی زندگی ایک مسلمان حاکم کے لئے بھی اسوۂ حسنہ ہے؛ کیوں کہ آپ ایک اسلامی مملکت کے ایک عادل سربراہ بھی تھے اور آپ نے اس مملکت کو نہایت کامیابی کے ساتھ چلایا۔

آپ کی سیرت ایک قاضی اور جج کے لئے بھی بہترین نمونہ ہے؛ کیوں کہ آپ ایک عادل اور منصف قاضی بھی تھے اور آپ نے قضا اور عدل و انصاف کے وہ اصول بیان فرمائے جن سے انسانیت قیامت تک مستغنی نہیں ہو سکتی۔

آپ ہی کا فرمان ہے:

’’بخدا! اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کا ارتکاب کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔‘‘

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا فرمان ہے:

’’اگر لوگوں کو صرف ان کے دعوے اور مطالبہ پر ان کا مطلوب دے دیا جائے تو کچھ لوگ دوسروں کے خون اور مالوں کا دعویٰ شروع کر دیں گے؛ لیکن مدعی کے ذمہ ثبوت ہے اور مدعا علیہ پر قسم ہے۔‘‘

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک فوجی جرنیل اور بہادر سپاہی کے لئے بھی اسوۂ حسنہ ہے؛ کیوں کہ آپ میں ایک فوجی قائد کی شجاعت، تدبر اور شفقت جیسی اعلیٰ صفات موجود تھیں، بہادری اور شجاعت ایسی کہ غزوۂ حنین میں جب دشمنوں نے تیروں کی بارش برسا دی تو بہتوں کے قدم اکھڑ گئے؛ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جاں نثاروں کے ساتھ بجائے پیچھے ہٹنے کے آگے بڑھ رہے تھے اور فرما رہے تھے۔

’’میں سچا نبی ہوں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔‘‘

ایک بار اہل مدینہ کو یہ خطرہ لاحق ہوا کہ کوئی دشمن حملہ کرنے والا ہے، گھبرا کر باہر نکلے؛ تاکہ معلومات حاصل کریں، کیا دیکھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تن تنہا ایک گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار باہر سے واپس تشریف لا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ گھبراؤ نہیں، میں سب دیکھ کر آ گیا ہوں۔ کوئی خطرہ نہیں۔

آپ غزوات میں تجربہ کار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ بھی فرماتے تھے اور اس پر عمل بھی فرماتے، جیسا کہ غزوۂ بدر اور غزوۂ خندق کے واقعات اس پر شاہد ہیں۔

اس شجاعت کے ساتھ رحم دلی اور عدل وانصاف کا یہ عالم کہ جب کسی لشکر اور فوج کو روانہ فرماتے تو انہیں اس بات کی تاکید فرماتے کہ کسی عورت بچے، بوڑھے اور عبادت میں مشغول انسان کو ہرگز قتل نہ کیا جائے۔

آپ اپنی امت کے ہر فرد کو ایک مجاہد اور مضبوط انسان دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ ہی کا ارشاد ہے:

’’ایک قوی مومن اللہ کے ہاں زیادہ بہتر اور پیارا ہے کمزور مومن کے مقابلے میں اور دونوں میں خیر موجود ہے۔‘‘

صبر و تحمل میں آپ سب کے امام ہیں۔ ایک اعرابی آتا ہے اور آپ کی چادر کو اتنا زور سے کھینچتا ہے کہ گردن مبارک پر نشانات پڑ جاتے ہیں اور وہ کہہ رہا ہے کہ مجھے اللہ کے مال میں سے دیجیے۔ آپ مسکرا رہے ہیں اور حکم فرماتے ہیں کہ اس کو اتنا مال دے دیا جائے۔

حق پر صبر و استقامت کی آپ نے وہ مثال قائم فرمائی جس کی نظیر تاریخ انسانیت پیش کرنے سے قاصر ہے۔ آپ کے مخالفین نے آپ کو مال و دولت خوب صورت عورت اور دنیا کے جاہ و جلال کی لالچ دی؛ تاکہ آپ دعوت حق کو ترک کر دیں؛ لیکن ان میں سے کوئی چیز بھی آپ کو ذرا برابر بھی متاثر نہ کر سکی اور آپ نے ان کو ان تاریخی کلمات سے جواب دیا جو اہل حق کے لئے ہمیشہ مشعل راہ رہیں گے۔ آپ نے فرمایا:

’’قسم بخدا! اگر یہ لوگ سورج میرے داہنے ہاتھ پر اور چاند بائیں ہاتھ پر رکھ دیں؛ تاکہ میں اپنی دعوت حق کو چھوڑ دوں تو میں ہرگز اسے نہیں چھوڑوں گا؛ جب تک کہ اللہ اسے غالب نہ کر دے یا اسی میں میری موت آ جائے۔‘‘

عفو و کرم میں اگر دیکھا جائے تو آپ کا کوئی ثانی نہیں ملے گا۔ مکہ مکرمہ فتح ہوا، آپ ایک فاتح کی حیثیت سے شہر میں داخل ہوئے؛ لیکن کبر و غرور کے ساتھ نہیں؛ بلکہ نہایت متواضع انداز میں اور ساتھ ساتھ رحمت و کرم کا اعلان شروع ہو جاتا ہے، فرمایا: آج رحم و کرم کا دن ہے، جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اسے امن ہے، جس نے اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیا اسے امن ہے، جو مسجد حرام میں داخل ہو گیا اسے امن ہے۔

(جاری ہے)

بارہواں سالانہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کورس

مولانا قاضی احسان احمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام عیدالاضحیٰ کی تعطیلات میں حسب سابق دفتر ختم نبوت پرانی نمائش میں ''تحفظ ختم نبوت تربیتی کورس'' کا اہتمام گزشتہ ۱۲ سالوں سے تسلسل کے ساتھ چل رہا ہے الحمدللہ! اس کورس کا آغاز ۲۰۰۷ء میں جامعہ فاروقیہ کراچی کے طلبا جن میں مولانا محمد جنید اور مولانا محمد عدنان شیخ سرفہرست ہیں کے مشورہ پر ترتیب دیا گیا، جس میں الحمدللہ! راقم الحروف اور مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے اسباق پڑھائے، انعامات کی تقریب میں حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ نے بھی شرکت کی۔ شہید ختم نبوت حضرت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ کی سرپرستی اور بیان بھی ہوا۔

بحمداللہ تعالیٰ! مجلس نے اپنی تبلیغی روایات کو برقرار رکھا، بقول حضرت مولانا عزیزالرحمن جالندھری مدظلہ (مرکزی ناظم اعلیٰ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے روز اول سے جو کام شروع کیا پھر الحمدللہ! اس کو جاری رکھا، رکنے نہیں دیا۔

امسال کورس کا آغاز ۱۶؍اگست ۲۰۱۹ء صبح آٹھ بجے حافظ محمد اکرم موذن جامع مسجد باب رحمت کی تلاوت سے ہوا۔ ابتدائی اور تعارفی گفتگو راقم الحروف نے کی۔

پہلا سبق: مولانا عبدالحی مبلغ ختم نبوت نے پڑھایا جن کا عنوان ''لفظ خاتم پر قادیانی تاویلات کے جوابات'' بحمداللہ! مختصر وقت میں مولانا نے جامع گفتگو فرمائی۔

دوسرا سبق: مولانا محمد رضوان نگران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شرقی نے ''عقیدۂ ختم نبوت: قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں'' کے عنوان پر پڑھایا طلبا کو آیات اور احادیث نوٹ کروائیں اور انہیں یاد کرنے کی ترغیب بھی دی۔

بیان جمعہ: راقم الحروف کے ذمہ تھا، ''عقیدۂ ختم نبوت اور اکابرین امت کی قربانیوں'' کے عنوان پر پڑھایا۔

بعد نماز جمعہ چوتھا سبق: مولانا محمد شعیب کمال نگران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع غربی نے ''مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشینگوئیاں'' کے عنوان پر پڑھایا اور طلبا کو نوٹ بھی کروایا اور مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹ اور دجل کو آشکارا کیا۔

پانچواں سبق: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع کورنگی کے نگران مولانا محمد عادل غنی نے ''دعاویٔ مرزا'' کے عنوان پر پڑھایا، ان دعاوی کی روشنی میں مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کو ثابت کیا اور واضح کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی قرآن وسنت کا تو منکر ہے ہی، یہ شخص اپنی تحریرات کے آئینہ میں بھی کافر ہے۔

۱۷؍اگست: حسب سابق تلاوت قرآن کریم سے سبق کی مجلس کا آغاز ہوا، آج کا پہلا سبق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن نے ''جماعۃ المسلمین'' سے متعلق پڑھایا اور آیات واحادیث کی روشنی میں اہل سنت والجماعت کے نظریات کو پیش کرکے باطل کا رد کیا۔

دوسرا سبق: دیگر اسباق کی طرح بہت ہی اہمیت کا حامل تھا، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر وکیل ناموس رسالت محترم جناب منظور احمد میو صاحب نے لیکچر بعنوان ''آئین تحفظ ختم نبوت، آئین پاکستان کی رو سے قادیانی دائرہ اسلام سے خارج ہیں'' دفعات کی نشان دہی کی اور طلبا کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرائی کہ جس قدر یہ قانون مضبوط ہے اس کا کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا۔

تیسرا سبق: دور حاضر کا جدید فتنہ جسے لوگ بدقسمتی سے فتنہ سمجھنے میں عار محسوس کرتے ہیں، وہ جاوید احمد غامدی کا فتنہ ہے۔ فتنہ غامدیت کی حقیقت، افکار وعزائم سے متعلق مولانا مفتی امداد اللہ مدظلہ نے تفصیلی سبق پڑھایا اور بہت ہی دلنشین انداز میں دلائل وبراہین سے اپنا موقف ثابت کیا اور طلبا کو اسلاف کی تحقیقات پر دلجمعی

سے برقرار رہنے کی تاکید فرمائی۔

چوتھا سبق: بعد نماز ظہر راقم الحروف کا بعنوان ’’مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت اور اس کی حقیقت‘‘ پر بیان ہوا، مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت کے دجل کو طلبا کے سامنے پیش کیا اور دلائل کے ساتھ قادیانی عقائد کا پوسٹ مارٹم کیا۔

پانچواں سبق: مولانا محمد قاسم نے ’’عقیدۂ ختم نبوت اور اکابرین امت کی تحریرات‘‘ کی روشنی میں پڑھایا۔

فتنہ قادیانیت کی بنیاد ہی دجل وفریب، الحاد وزندقہ پر مبنی ہے۔ اکابر کی تحریرات کے سیاق وسباق کو بدل کر کذب بیانی سے کام لیتے ہیں، مولانا نے تمام اکابر کی عبارات کی وضاحت شرح وبسط کے ساتھ پیش کی۔

چھٹا سبق: قبل از عصر مولانا عبدالحئی مطمئن نے قادیانی وساوس کے جوابات کے عنوان پر پڑھایا۔ قادیانیوں کا وطیرہ ہے کہ قرآن کریم کی آیت، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پیش کر کے مسلمانوں کو غلط تاثر دیتے ہیں، اپنے قادیانیوں کو کفر والحاد پر پکار رکھنے کے لئے قرآن کریم کا سہارا لیتے ہیں، لہٰذا جب بھی کوئی قادیانی ایسا حربہ استعمال کرے تو اس کے دجل سے بچنا ضروری ہے۔

۱۸؍اگست: گزشتہ دنوں کی طرح آج بھی مولانا محمد کلیم اللہ نعمان نے سبق کا آغاز ’’قادیانیوں سے چند سوال‘‘ کے عنوان سے کیا اور مرزائیوں کی گمراہ کن تاویلات کا پردہ چاک کیا۔ مولانا عبدالحئی مطمئن نے ’’عقیدۂ ختم نبوت پر قادیانی شکوک وشبہات کے جوابات‘‘ پیش کئے۔

راقم الحروف نے ’’سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات طیبہ پر قرآن کریم اور احادیث سے دلائل‘‘ پیش کئے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش، قبل از رفع کی زندگی، آسمان پر تشریف بری، بعد نزول کی زندگی تمام مراحل پر تفصیلی گفتگو کی۔

تیسرا سبق: استاذ العلماء شیخ الحدیث جامعہ قرطبہ حضرت مولانا الطاف الرحمٰن صاحب نے فتنۂ انکار حدیث پر پڑھایا۔ مولانا نے نہایت علمی انداز میں اس فتنہ کی حقیقت کو آشکارا کیا، اس فتنہ کے علل اور اسباب پر گفتگو کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ایک مسلمان کے لئے ایمان کا درجہ رکھتی ہے۔ انکار حدیث درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ کاٹنے کی ایک ناکام کوشش ہے۔ خوبصورت نعرہ لگا کر ایمان سلب کرنے کی تحریک کا نام ہے انکار حدیث۔ اللہ کریم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پکی سچی محبت ہمیں نصیب فرمائے آمین۔

چوتھا سبق: بعد نماز ظہر مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ مبلغ ختم نبوت نے ’’اسلام اور قادیانیت کا اصولی اختلاف‘‘ کے عنوان پر پڑھایا جس میں مولانا نے اس اختلاف کی حقیقت واضح کی کہ اسلام اور قادیانیت کا اختلاف اصولی اختلاف ہے نہ کہ فروعی اختلاف، اصولی اختلاف کفر کا باعث ہوتا ہے فروعی اختلاف باعث کفر نہیں ہوتا۔

پانچواں سبق: دور حاضر کا ایک اور خطرناک فتنہ جسے فتنہ گوہر شاہی کہا جاتا ہے، جس کا بانی آنجہانی ریاض احمد گوہر شاہی تھا۔ اس کے نظریات وافکار کو مولانا محمد رضوان نے طشت از بام کیا اور نوجوان طلبا کی خوب ذہن سازی کی اور فتنوں کے مقابلے میں اسلامی عقائد پر ڈٹ جانے کی ترغیب دی۔

آج کا چھٹا اور آخری سبق مولانا محمد قاسم نے ’’قادیانی تحریفات‘‘ کے عنوان پر پڑھایا۔ قادیانیت اسلام اور پیغمبر اسلام کے نام پر ایک نہایت خطرناک سازش کا نام ہے۔ قادیانی قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ میں من مانی تحریفات کر کے اپنا الو سیدھا کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔

۱۹؍اگست: بروز پیر کورس کا آخری دن تھا، جس میں طلبا کو بقیہ اسباق بھی پڑھائے گئے۔ آج کا پہلا سبق مولانا عبدالحئی مطمئن نے ’’ذکری فتنہ کے رد میں‘‘ پڑھایا۔ فتنوں کے اس تلاطم میں ایمان اور عقیدہ کی حفاظت انتہائی ضروری ہے۔

دوسرا سبق: ’’عقیدۂ رفع ونزول مسیح علیہ السلام‘‘ سے متعلق مولانا محمد قاسم نے پڑھایا۔ قادیانی، اکابرین امت کی عبارات کو مسخ کر کے پیش کرتے ہیں۔ اللہ کریم ہمارے اکابرین کی قبروں پر اپنی رحمت کی بارش نازل فرمائے، انہوں نے نہایت علمی انداز میں ایمان اور عقیدہ کی تشریحات قرآن وسنت کی روشنی میں پیش کی ہیں۔ نیز حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے تعارف پر بھی روشنی ڈالی۔

تیسرا سبق: جامعہ معہد الخلیل الاسلامی کے استاذ الحدیث حضرت مولانا محمد سلمان یٰسین مدظلہ نے ’’قادیانیوں کی شرعی اور آئینی حیثیت کیا ہے؟‘‘ کے عنوان پر پڑھایا اور خوب دلائل و براہین سے مدلل پُرمغز گفتگو فرمائی۔

اس کے بعد شرکاء کورس کو امتحان کی تیاری

گے لئے وقت دیا گیا۔ ساڑھے تین بجے امتحانی مرحلہ شروع ہوا۔ طلبا نے چار دن کی شبانہ روز پڑھائی خوب محنت ولگن سے کی اور جوش وخروش سے امتحان میں پرچہ حل کیا، جوابی کاپی دیکھنے کا مرحلہ مولانا عبدالحی مطمئن، مولانا محمد کلیم اللہ نعمان، مولانا احمد شاہ، قاری ابرار زمان، مولانا شعیب کمال، مولانا رمیض شہزاد نے مکمل کیا، جبکہ نمبرات کی پڑتال حافظ محمد بن قاضی احسان احمد نے کی، یوں چار روز پر مشتمل کورس اپنے اختتام کو پہنچا۔

تقریب انعامات: بعدازاں ۲۲/اگست بروز جمعرات ماہانہ تربیتی نشست میں نتائج کا اعلان اور تقریب انعامات طے پایا، جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفی نے فرمائی، طلبا کی خوش بختی اور سعادت مندی کہ اسی روز حضرت امیر محترم حج سے واپس تشریف لائے تھے، خطبۂ صدارت بھی پیش کیا اور کورس کے شرکاء کو پند و نصائح سے بھی نوازا۔ اس موقع پر جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے استاذ حضرت مولانا عبدالشکور مدظلہ نے ''عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنۂ قادیانیت کا سدباب'' کے عنوان پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔

پروگرام کے اختتام پر ان خوش نصیب طلبا میں انعامات تقسیم کئے گئے، جنہوں نے امتحان میں نمایاں اور اچھے نمبرات حاصل کئے۔ علاوہ ازیں تمام کامیاب طلبا کو اعزازی اسناد بھی دیں۔ امتحان میں پہلی پوزیشن جامعہ اسلامیہ امداد العلوم درجہ سادسہ کے طالب علم محمود الحسن بن محمد ظفر نے حاصل کی، دوسری جامعہ اشرف المدارس کے درجہ دورۂ حدیث شریف کے طالب علم قاضی محمد طیب بن محمد اعجاز نے حاصل کی، جبکہ دوسری پوزیشن ایک اور طالب علم محمد ادریس بن شیر محمد نے بھی حاصل کی، جس کا تعلق جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کے درجہ دورۂ حدیث شریف سے تھا۔ تیسری پوزیشن بھی جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن درجہ سادسہ کے طالب علم محمد علی بن فیض محمد نے حاصل کی جبکہ چوتھی سے دسویں پوزیشن تک کے طلبا کو بھی انعامات دیئے گئے۔

انعامات میں تذکرہ مجاہدین ختم نبوت، محبوب خدا، برکات ختم نبوت، فتنۂ قادیانیت کا تعاقب، تفہیم الفقہ اور سوٹ دیئے گئے۔ اللہ کریم جملہ احباب کی محنت وکوشش کو قبول فرمائے، آمین اختتامی دعا حضرت مولانا محمد نعمان ارمان مدنی مدظلہ خطیب جامع مسجد سپریم کورٹ آف پاکستان کراچی نے کروائی۔

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کی تیاری

لاہور (مولانا عبدالنعیم) ۲۱/ستمبر تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس کی تیاری کے سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی دعوت پر علماء کرام کا اجلاس جامعہ قاسمیہ رحمٰن پورہ لاہور میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، قاری علیم الدین شاکر، پیر رضوان نفیس، مولانا عبدالنعیم، مولانا مفتی محمد عثمان ریاض، مولانا عظمت حیات، مقامی کونسلر ملک انوار الحق، بریلوی مکتب فکر کے رہنما قاری فیض رسول، قاری محمد سعید، مولانا محمد ریاض راضی، مولانا قاضی عبدالودود، مولانا عبدالرؤف چشتی، مولانا حمزہ حسانی، مولانا احسن خدامی، مفتی عمر یونس، قاری محمد حنیف صائم سمیت کئی علماء کرام نے شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ اور شریعت محمدی کی اساس اور بنیاد ہے۔ دین اسلام اللہ کا آخری دین ہے اور یہی دین مدار نجات ہے۔ قادیانی ختم نبوت کے انکار کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ختم نبوت کا تحفظ دراصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کا تحفظ ہے۔ ۷ستمبر کا دن عالم اسلام کے مسلمانوں کے لیے یوم فتح مبین ہے، یہ دن عاشقان رسول، ختم نبوت کے پروانوں کے لیے عظیم الشان کامرانی اور تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے تجدید عہد کا دن ہے۔ اجلاس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ دنیا بھر میں یوم ختم نبوت بھرپور جوش اور جذبے سے منایا جائے گا، اسی سلسلے میں ۲۱/ستمبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب کرکٹ گراؤنڈ وحدت روڈ لاہور میں اکابرین اور شہداء ختم نبوت کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے تاریخ ساز عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائے گی، کانفرنس میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام، مذہبی اور سیاسی جماعتوں کے قائدین خطاب کریں گے۔ اجلاس میں یہ عہد کیا گیا کہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کی تیاری بھرپور انداز میں کی جائے گی۔

مولانا محمد یوسف بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا موصوف دارالعلوم کبیر والا کے فاضل اور ہمارے استاذ جی حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نوراللہ مرقدہ کے چہیتے شاگردوں میں سے تھے۔ دارالعلوم کبیر والا کے زمانہ طالب علمی میں ''یوسف جن'' کے نام سے مشہور تھے۔ گرمیوں کا موسم تھا کرتا اتار کر سونے کا پروگرام بنا رہے تھے کہ کسی طالب علم نے دیکھ کر کہا کہ جنوں سے دوستی ہے اور بنیان پھٹی ہوئی ہے۔ چند منٹوں کے بعد گلے میں نئی بنیان تھی۔ دارالعلوم کبیر والا کے بانی مولانا عبدالخالقؒ (جو امام العصر حضرت علامہ انورشاہ کشمیریؒ کے مایہ ناز شاگردوں میں سے تھے) سے کسی طالب علم نے بنیان کا واقعہ بیان کردیا (حضرت والا جو صدر صاحب کے نام سے مشہور تھے) حضرت صدر صاحب نے مولانا محمد یوسف کو طلب فرمایا، کچھ پڑھ کر دم کیا تو جن حاضر ہوگیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بنیان کہاں سے لائے ہو؟ بتلایا ملتان چوک گھنٹہ گھر سے۔ فرمایا کہ اس کے پیسے بھی دیئے یا چوری کرکے لائے ہو؟ بتلایا کہ پیسے نہیں دیئے۔ حضرت والا نے جن کو ڈانٹا اور فرمایا کہ بنیان واپس رکھ کر آؤ، چنانچہ بنیان واپس چلی گئی۔ مولانا علوم کی تحصیل سے فارغ ہوئے تو استاذ جی حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ نے ان کا رشتہ کرادیا۔ علوم سے فراغت کے بعد کچھ عرصہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ بھی رہے۔ ان کے گھر بچہ کی ولادت ہوئی تو گھر والوں نے دفتر مرکزیہ ملتان اطلاع کی۔ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ کا دور تھا، حضرت نے کراچی دفتر کا فون ملایا، مسلسل فون ملانے کے باوجود کال وصول نہ ہوئی۔

حضرت جالندھریؒ نے کسی جماعتی دوست کو فرمایا کہ دفتر کے تالا میں چٹ لگا کر آئیں کہ مولانا جب تشریف لائیں تو دفتر مرکزیہ رابطہ فرمائیں۔ چنانچہ اگلے دن مولانا دفتر تشریف لائے اور چٹ دیکھ کر دفتر رابطہ کیا تو بچہ کی ولادت کی خبر دی گئی۔ چنانچہ ان دنوں مولانا کی رہائش کبیر والا تھی۔ مولانا گھر آ گئے، گھریلو مصروفیات کی وجہ سے کچھ چھٹیاں زیادہ ہوگئیں تو مولانا جالندھریؒ نے آدمی بھیج کر ملتان بلوایا۔ مولانا فرمایا کرتے تھے کہ حضرت موصوف خیروخیریت اور بچہ کی پیدائش پر مبارک باد دینے کے بعد فرمایا کہ مولوی صاحب اس رات آپ کہاں تھے؟ مولانا نے بتلایا کہ حضرت ایک مسجد میں امامت کی جگہ مل گئی ہے۔ جہاں رات کو چلا جاتا ہوں مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں پڑھا کر واپس آجاتا ہوں، درس بھی یومیہ دیتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ ایک جماعت کے کئی مبلغ تو ہوسکتے ہیں، لیکن ایک مبلغ کی کئی جماعتیں نہیں۔ مجلس یا مسجد میں ایک کو اختیار کرنا ہوگا؟ مولانا فرمایا کرتے تھے کہ عیال داری کی وجہ سے مسجد کو ترجیح دی بعد میں اس غلطی کا بار بار احساس فرمایا کرتے تھے۔

جامع مسجد غلہ منڈی (حاجی محمد اشرف والی) بہاول پور میں ایک عرصہ تک خطیب رہے۔ ان کی خطابت میں بادلوں کی سی گھن گرج ہوتی تھی، جب بھی کوئی مسئلہ خلاف مصلحت یا دینی امور کے خلاف دیکھتے، اس پر خوب گرجتے اور برستے تھے۔ ضلعی انتظامیہ کا اعتباہ کرنا ان کے راستہ کی کبھی رکاوٹ نہیں بنا۔ راقم ۱۹۸۰ء سے ۱۹۹۰ء تک بہاولپور کا مبلغ رہا۔ اسی دوران تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء بھی چلی۔ مارشل لاء کا دور ہونے کے باوجود ان کے جوش وجذبہ میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ بہاول پور میں مجلس عمل کی تشکیل دی گئی مولانا غلام مصطفیٰ امیر اور مولانا موصوف نائب امیر مقرر ہوئے، جبکہ بریلوی مکتب فکر کے ایک عالم دین مولانا عبدالحکیم جنرل سیکرٹری چنے گئے، یہاں ہمہ مولانا ہماری مجلس عمل کے رکن رکین رہے۔

مقامی مسائل کو حل کرنے کے لئے ایک مقامی جماعت کی تشکیل مجلس اہل السنت کے نام سے ہوئی۔ بہاول پور کے معروف عالم دین حضرت مولانا محمد صادق بہاول پوریؒ کے فرزند ارجمند مولانا محمد معاذؒ صدر اور مولانا محمد یوسف جنرل سیکرٹری چنے گئے۔ اسی دوران کئی ایک مسائل رونما ہوئے۔ مولانا نے اسی جرأت و بہادری سے امت مسلمہ کی نمائندگی کی۔

مسیحیوں نے ایک کالونی میں گرجا گھر تعمیر کرنا چاہا، جبکہ اس کالونی میں مسیحیوں کا ایک بھی

گھر نہیں تھا۔ انتہائی بہادری کے ساتھ اس کا کیس لڑا اور عیسائیوں کو مسلمانوں کی کالونی میں گرجا گھر تعمیر کرنے میں ناکامی ہوئی۔

کوثر کالونی بہاولپور میں ایک قادیانی مرزاڑہ بنانے کی کوشش کی گئی تو مولانا موصوف اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر آڑے آئے، چنانچہ قادیانی خائب وخاسر ہوئے۔

قادیانیوں نے غلہ منڈی کے مغربی جانب اسی کوثر کالونی میں آیات قرآنی اپنے مکانوں پر تحریر کیں۔ ہم نے الٹی میٹم دیا، ملک غلام نبی کروڑی اسسٹنٹ کمشنر تھے، اپنی گاڑی پر کھڑے ہوکر ان کو محفوظ کر کے شہر کے امن و امان کو محفوظ کیا۔

دارالعلوم الحسینیہ شہدادپور سندھ کے ایک مہتمم صاحب اس دنیا سے رخصت ہوئے تو جامعہ کی انتظامیہ کی نظر انتخاب مولانا پر پڑی اور مولانا اس عظیم ادارہ کے مہتمم بنادیئے گئے اور تاحیات مہتمم رہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے علیل چلے آرہے تھے۔ راقم نے رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ کا پہلا جمعہ جامع مسجد ابوبکر صدیق ماڈل ٹاؤن سی بہاولپور میں پڑھایا۔ اگلے دن صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد الصادق میں درس تھا۔ راقم نے اگلے پروگرام پر جاتے ہوئے مولانا کی عیادت کے لئے حاضری دی، مل کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ افطار میرے ساتھ کریں۔ راقم نے اگلا پروگرام متاثر ہونے کا عذر پیش کیا اور کہا کہ راقم نے رمضان المبارک کی ۲۷ ویں شب کو ریاض کالونی بہاولپور میں وعدہ کرلیا ہے۔ ان شاء اللہ! آپ کی خدمت میں حاضری ہوگی، لیکن اچانک عمرہ کا پروگرام بن گیا حاضری نہ ہوسکی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین سلمہ نے فون پر مولانا کی وفات کی خبر دی، چنانچہ ۹ راگست تقریباً نو بجے صبح ان کی نماز جنازہ ماڈل ٹاؤن بی کی جنازہ گاہ میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ کی امامت دارالعلوم الحسینیہ شہدادپور کے مہتمم اور شیخ الحدیث مولانا محمد سلیم مدظلہ نے کی۔ جنازہ میں جماعتی رفقاء کو اطلاع نہ ہونے کے باوجود سینکڑوں سے متجاوز علماء کرام، مشائخ عظام، دینی مدارس کے طلباء و اساتذہ نے شرکت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی بہاولپور مجلس کے نائب امیر شیخ الحدیث مولانا عطاء الرحمن مدظلہ، مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی، نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین اور بہاولپور مجلس کے زعماء نے کی اور انہیں بہاولپور کے قدیمی اور مبارک قبرستان ملوک شاہ میں رحمت خداوندی کے سپرد کیا گیا۔

☆☆..................☆☆

آوازِ ختم نبوت کی گونج

مانسہرہ (عبدالباسط) سرزمین مانسہرہ کو یہ سعادت حاصل رہی کہ مبلغین عالمی مجلس میں مانسہرہ کی نمائندگی ہر دور میں موجود رہی۔ اس بار سال ۲۰۱۹ء تو ایسا رہا کہ کوئی بھی ماہ ختم نبوت کی کانفرنسوں سے خالی نہیں گزرا۔ سب سے بڑھ کر تحفظ عزت وناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے ہونے والے ملین مارچ میں مانسہرہ کی فضائیں تاجدارِ ختم نبوت کے نعروں سے خوب آشنا رہیں اور ان تمام پروگراموں کو احسن انداز میں انجام دہی کے لئے ذمہ داران ختم نبوت یقیناً مبارک باد کے مستحق ہیں۔ ماہ ذوالحجہ میں مولانا توصیف مبلغ عالمی مجلس کی مانسہرہ آمد سے استفادہ کرنے کی سعی کرتے ہوئے شہر بھر کی مساجد میں خطبات اور پروگراموں کی ترتیب رکھی گئی۔ شہر سے ملحقہ گاؤں ڈھانگری میں مولانا کا بیان ہوا۔ مانسہرہ میں تعلیم کے شعبے میں کام کرنے والے ایک بڑے نجی ادارے مانسہرہ پبلک اسکول وکالج میں مسئلہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کی ہندو پاک میں سوسالہ تاریخ کے موضوع پر تربیتی نشست کا اہتمام کیا گیا، جس میں طلباء و طالبات کی کثیر تعداد میں شرکت اور مولانا توصیف کے الہامی بیان نے عجیب سماں باندھے رکھا۔ ادارے میں موجود نہ صرف طلباء نے اس نشست سے خوب استفادہ کیا، بلکہ معلمین، منتظمین اور دوسرے حضرات نے اس تربیتی نشست کے ثمرات کو سمیٹتے ہوئے ایسے تربیتی پروگراموں کو تسلسل کے ساتھ جاری رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اسی سلسلے کو جاری رکھتے ہوئے مولانا توصیف مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سکونتی گاؤں دیگراں جو ایک عرصے تک مرزائیت کا گڑھ رہا اور اب بھی مرزائیت کا اثر کافی حد تک موجود ہے کو زائل کرنے کے لئے مرکزی مسجد میں تاجدارِ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں مولانا کا تفصیلی بیان ہوا۔ دیگراں گاؤں میں پے در پے ہونے والی کانفرنسوں سے فضا ایسا روپ دھار چکی کہ نسلوں سے مکین مرزائیت اور اس کے گماشتے اپنا بوریہ بستر لپیٹتا دیکھ کر اپنی کہانی کا مکروہ باب بند ہوتا دیکھ رہے ہیں، اور ان شاء اللہ! وہ وقت دور نہیں جب اہل ایمان مرزائیت کا باب سارے عالم سے لپیٹتا دیکھیں گے اور میرے نبی کی ختم نبوت کا تاج ہمیشہ چمکتا رہے گا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

تبلیغی ودعوتی اسفار

جامعہ اشرفیہ میں خطاب: جامعہ اشرفیہ شاہ کوٹ کے بانی حضرت مولانا عبداللطیفؒ تھے، جنہوں نے دینی علوم کی تکمیل ملک کی معروف دینی درسگاہ جامعہ رشدیہ ساہیوال سے کی۔ فراغت کے بعد شاہ کوٹ میں جامعہ اشرفیہ کی بنیاد رکھی، جو ان کے دور میں دینی علوم کی ایک اچھی درسگاہ تھی۔ جہاں درجۂ خامسہ، سادسہ تک کتب کی تعلیم دی جاتی رہی۔ مرحوم کا اصلاحی تعلق خانقاہ قادریہ راشدیہ شیرانوالہ سے تھا۔ جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ کا طوطی بولتا تھا۔ حضرت موصوف جہاں ایک صاحب نسبت اور صاحب کشف بزرگ تھے، وہاں جمعیت علماء اسلام صوبائی (مغربی پاکستان بعدازاں پنجاب) کے صوبائی امیر تھے۔ سیاست آپ کی گھٹی میں پڑی تھی، آپ نے سیاسی اسرار و رموز امام الہند حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ سے سیکھیں مولانا عبداللطیف کئی کئی روز شیرنوالہ لاہور اپنے پیرو مرشد حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ کے ہاں رہ کر اللہ اللہ سیکھتے۔ آپ تحریک ختم نبوت کے نامور راہنماؤں میں سے تھے۔ اپنے شہر کے اور اس کے مضافات میں قادیانیوں کو نتھ ڈالے رکھی۔ آپ کے سیاسی و مذہبی اثر ورسوخ کی بنیاد پر قادیانی ہزار بار سوچ کر شرارتیں کرتے، آخر عمر میں گوشہ نشین ہوگئے، کئی کئی روز تک استغراقی کیفیت رہتی تا آنکہ وقت موعود آن پہنچا اور آپ نے ۲۰/اکتوبر ۲۰۱۵ء کو جان جان آفرین کے سپرد کی۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند ارجمند مفتی سید احمد جانشین بنائے گئے، اب مدرسہ میں حفظ و ناظرہ کی کلاسیں ہیں۔ ۲۵/ جولائی عصر کی نماز کے بعد جامعہ کی مسجد میں ختم نبوت کی اہمیت پر راقم کا پندرہ منٹ بیان ہوا۔ بعدازاں مفتی سید احمد اپنے گھر لے کر گئے، جہاں آپ کی صاحبزادی نے حفظ بخاری شریف کا آغاز کیا۔ علاقائی عالم دین مولانا محمد طیب نے بخاری شریف کی پہلی حدیث پڑھائی اور اختتامی دعا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کی۔

چک بھوڑو میں جلسۂ ختم نبوت: چک بھوڑو ضلع شیخوپورہ کا معروف قصبہ ہے، جہاں قادیانیوں کا زور رہا ہے۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ بھی کئی مرتبہ پرواز کرچکے ہیں۔ مولانا کے خطاب کے دوران انہوں نے اپنے ٹی بی اور دیگر بیماریوں کے مریض پر گولی چلا کر اسے قتل کردیا اور اس کے قتل کا ملبہ اہل اسلام پر گرایا۔ اہل اسلام کی دینی بیداری کے بعد ان کی سرگرمیاں ماند پڑچکی ہیں۔ چک میں اہل اسلام کی تین مساجد ہیں دو مساجد بریلوی مکتب فکر کے دوستوں کی تولیت میں ایک مسجد کا انتظام وانصرام دیوبندی مکتب فکر کے احباب کے اختیار میں ہے، اور آج کل مولانا عبدالرؤف خالد سلمہ خطیب ہیں جو پنجاب کے معروف عالم دین اور خطیب مولانا حق نواز خالد مدظلہ کے ہمشیرزادہ ہیں۔ کیسروالا ضلع خانیوال سے تعلق ہے۔ ۲۵/ جولائی مغرب سے عشاء تک جلسہ منعقد ہوا، جس میں تلاوت و نعت کے بعد مولانا محمد خالد عابد اور راقم الحروف کے بیانات ہوئے۔ رات کا آرام وقیام شاہ کوٹ کے دینی ادارہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات کے دفتر میں رہا، جس کے بانی مولانا ہیں۔

جامع مسجد عیدگاہ شیخوپورہ میں خطبہ جمعہ: جامع مسجد مذکور اہل حق کا قدیمی مرکز ہے، جہاں کئی ایک علماء کرام اپنے اپنے دور میں توحید وسنت کی دعوت اور ختم نبوت کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ مذکورہ بالا مسجد کے ایک خطیب قاری محمد امینؒ تھے، جو ایک عرصہ تک خطابت وامامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ایک مرتبہ ان کا ایک مخالف مقتدی جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ کی خدمت میں شیرانوالہ لاہور گیا اور قاری صاحب موصوف کی غیبت شروع کردی اور کہا کہ قاری محمد امین ایسا، حضرت نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ! قاری محمد امین ایسا؟ آپ استغفراللہ فرماتے، چنانچہ جب تک وہ صاحب قاری صاحب کے خلاف شکوہ و شکایت کرتے رہے۔ حضرت استغفار اور لاحول پڑھتے وہ یہ سمجھا کہ حضرت والا پر میرا جادو چل چکا ہے، جب اس نے واپسی کے لئے اجازت طلب کی تو حضرت والا نے فرمایا کہ کہاں جائیں گے؟ عرض کیا شیخوپورہ جاؤں گا، فرمایا وہاں ہمارے ایک دوست قاری محمد امینؒ رہتے ہیں انہیں کہنا کہ عبیداللہ انور سلام کہہ رہا تھا۔ فیاللعجب!

آج کل وہاں مولانا ضیاء الرحمٰن خطیب ہیں تاندلیانوالہ فیصل آباد کے قریب کے رہائشی ہیں، عرصہ دراز کے بعد حاضری کا شرف حاصل ہوا۔

دوروزہ ختم نبوت کورس: جامع مسجد فردوس محلہ کرنالیاں میں ۲۷، ۲۸ رجولائی کو مغرب سے عشاء تک منعقد ہوا۔ پہلے روز تلاوت ونعت کے بعد ضلعی مبلغ مولانا محمد خالد عابد نے عقیدۂ ختم نبوت پر خطاب فرمایا۔

بعدازاں محمد اسماعیل شجاع آبادی نے گستاخ رسول کی سزا، سزائے موت پر خیرالقرون کے زمانہ سے آج تک امت کا معمول بیان کیا۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مدنی زندگی میں کعب بن اشرف، ابورافع اور ابوعفک یہودی کو اس جرم کی پاداش میں قتل کرایا کہ وہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں دریدہ دہنی کرتے تھے۔ نیز آپ نے فتح مکہ کے موقع پر تمام مخالفین کو عام معافی عنایت فرمائی جب کہ عبدالعزیٰ بن خطل کو غلاف کعبہ سے نکال کر قتل کرایا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانانِ پاکستان اپنی جانوں پر کھیل کر ناموس رسالت کی حفاظت کریں گے، دوسرے روز ابتدائی خطاب مولانا محمد خالد عابد نے کیا۔ ان کے بعد محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تقریباً ایک گھنٹہ ردقادیانیت پر بیان کیا۔

ردقادیانیت کورس: جامع مسجد گروں والی مانانوالہ شیخوپورہ میں ۲۶ تا ۲۸ رجولائی کو تین روزہ کورس منعقد ہوا کورس کا دورانیہ مغرب سے عشاء تک رہا۔

۲۶ر جولائی کو مولانا عبدالرؤف خالد خطیب جامع مسجد چک بھوڑو شاہ کوٹ کا عقیدۂ ختم نبوت کی حقانیت پر ہوا۔ مولانا سے پہلے تلاوت و نعت ہوئی۔

۲۷ رجولائی کو مولانا محمد فرقان نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور پر سبق پڑھایا۔

۲۸ رجولائی کو تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد خالد عابد اور محمد اسماعیل شجاع آبادی کے تردید قادیانیت پر لیکچر ہوئے۔ تقریباً دو سو سے زائد مسلمانوں نے شرکت کی۔

کورس کا انتظام مولانا محمد فاروق، مولانا محمد نعیم نے کیا۔ مولانا سرور شعیب مدظلہ نے سرپرستی فرمائی۔ تلاوت ونعت مولانا طارق محمود صالح نے فرمائی۔

مولانا مشرف حسین کی عیادت: مولانا مشرف حسین ایک متحرک وفعال عالم دین ہیں جو اگرچہ ظاہری آنکھوں سے محروم اور باطنی آنکھوں سے مالا مال ہیں۔ آپ گزشتہ دنوں علیل رہے تو ان کی خدمت میں حاضری اور عیادت کی۔

شیخوپورہ شہر میں قیام جامعہ توحیدیہ میں رہا، جہاں آج کل مولانا قاری محمد رمضان مدظلہ خطابت کے جادو جگائے ہوئے ہیں۔

مولانا شجاع آبادی کا دورۂ اسلام آباد اور راولپنڈی

مولانا زاہد وسیم..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی وفاقی دارالحکومت کے چار روزہ تبلیغی دورہ پر تشریف لائے۔

کہوٹہ میں ختم نبوت کانفرنس: ۲۹ رمئی جامع مسجد صدیق اکبر کہوٹہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مغرب کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا محمد خالد مدظلہ نے کی۔

کانفرنس سے راولپنڈی ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد طارق، وفاقی دارالحکومت کے مبلغ مولانا محمد طیب اور مرکز سے آئے ہوئے مہمان مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ مقررین نے عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے سردھڑ کی بازی لگانے کا اعلان کیا۔ کانفرنس عشاء کی نماز تک جاری رہی۔ عشاء کی نماز تاخیر کے ساتھ ادا کی گئی۔ کہوٹہ بھی وفاقی دارالحکومت سے ملحقہ شہر ہے جسے دفاعی نقطۂ نظر سے دنیا بھر میں اہمیت حاصل ہے۔

جامعہ نذیر الاسلام بارہ کہو میں ختم نبوت کانفرنس: جامعہ کے بانی مولانا مفتی محمد ندیم عباسی زیدمجدہ ہیں، جو شیخ الحدیث حضرت مولانا نذیر احمد نوراللہ مرقدہ بانی جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے خصوصی شاگردوں میں سے ہیں۔ اپنے استاذ محترم کے نام سے جامعۃ النذیر الاسلامیہ قائم کیا ہے، جہاں کثیر تعداد میں نوجوان دینی تعلیم کے حصول کے لئے مصروف ہیں۔

۳۰ رجولائی کو ظہر سے عصر تک ختم نبوت کورس منعقد ہوا، جس میں علماء کرام، طلبا اور عام مسلمانوں نے سینکڑوں کی تعداد میں شرکت کی۔ نعت وتلاوت کے بعد مولانا محمد طیب مبلغ اسلام آباد نے پروجیکٹر کے ذریعہ لیکچر دیا۔ ان کے بعد استاذ محترم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اوصاف نبوت کے عنوان پر تفصیلی بیان فرمایا۔

پیرودہائی میں ختم نبوت کانفرنس: پیرودہائی راولپنڈی کا مشہور مقام ہے، جہاں سے پورے ملک کے لئے سواری آسانی مل جاتی ہے۔ مولانا مفتی محمد انور شاہ مدظلہ پختون برادری سے تعلق

رکھتے ہیں۔کالونی میں اکثریت پٹھانوں پر مشتمل ہے۔ بہت ہی ذوق وشوق رکھنے والے انسان ہیں۔مغرب سے عشاء تک ختم نبوت کورس کا اہتمام کیا۔مولانا محمد طارق،مولانا محمد طیب اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔سینکڑوں حضرات نے شرکت کی۔آخر میں تمام شرکاء کورس کو اجتماعی کھانا کھلایا گیا۔حافظ محمد الیاس،جناب محمد ناصر نے خصوصی شرکت کی۔

جامع مسجد الحجر انہ میں کورس: جامع مسجد الحجرانہ نزد چوک برف خانہ راولپنڈی میں ۳۱ر جولائی کو ظہر سے عصر تک ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔کورس کا انتظام واہتمام مولانا وقار احمد عباسی نے کیا۔کورس سے مولانا محمد طیب نے پروجیکٹر کے ذریعہ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ''عقیدۂ ختم نبوت اور علماء کرام کی ذمہ داری'' کے عنوان پر خطاب فرمایا۔

جامعہ اسلامیہ صدر میں کورس: جامعہ اسلامیہ صدر کے بانی جمعیت علماء اسلام کے معروف راہنما مولانا قاری سعید الرحمنؒ تھے۔ موصوف کی زندگی میں دارالعلوم تحریک ختم نبوت اور دیگر تحریکوں کا مرکز رہا۔ہمارے حضرت شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ جب اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر بنائے گئے اور ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں جامعہ میں قیام فرماتے رہے۔

مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ بھی جامعہ اسلامیہ میں رہائش پذیر ہوتے۔بانی جامعہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ اجل حضرت مولانا عبدالرحمن کامل پوریؒ کے فرزند ارجمند اور جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے سابق مہتمم مولانا مفتی احمد الرحمنؒ،نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بھائی تھے۔حضرت قاری صاحبؒ کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا ڈاکٹر عتیق الرحمن مدظلہ مہتمم بنائے گئے۔ ڈاکٹر صاحب جمعیت علماء اسلام پنجاب کے دوسری مرتبہ صوبائی امیر منتخب ہوئے ہیں۔ان کے اہتمام میں یکم اگست کو ظہر سے عصر تک ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔مولانا محمد طیب نے پروجیکٹر کے ذریعہ لیکچر دیا۔معروف دینی اسکالر مولانا زاہد الراشدی دامت برکاتہم جامعہ کے ایک استاذ مولانا قاری محمد یعقوب کی تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔انہوں نے بھی حضرت قاری صاحبؒ کی نصف صدی کی دینی خدمات کو سراہا اور تحریک ختم نبوت کو اسٹریٹ پاور کے ذریعہ متحرک کرنے پر زور دیا۔آخری خطاب استاذ محترم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ کا ہوا۔ آپ نے ''گستاخ رسول کی سزا،قرآن وسنت اور تعامل امت'' کے حوالہ سے خطاب کیا۔

جامع مسجد دار ارقم قاضی آباد میں کورس: یکم اگست عصر سے عشاء تک قاضی آباد راولپنڈی کی جامع مسجد دار ارقم میں مولانا مفتی محمد عبداللہ ہاشمی زیدمجدہ کی مساعی جمیلہ سے ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔تلاوت کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے قبل مغرب تک ''قادیانیت کے امت مسلمہ سے اختلافات'' کے عنوان پر خطاب فرمایا اور راولپنڈی کے مسلمانوں کو قادیانیت کے غلیظ اور کفریہ عقائد کی وجہ سے ان کے ساتھ اقتصادی و عمرانی بائیکاٹ کی اپیل کی۔اور مغرب کے بعد مولانا محمد طارق اور مولانا محمد طیب نے خطاب کیا۔چار روزہ تبلیغی دورہ مکمل کرنے کے بعد بہاولپوری کی طرف عازم سفر ہوئے۔

موجودہ حکومت قادیانیت نوازی میں اتنے آگے نہ جائے.....

لودھراں (محمد مرتضی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔اور موجودہ حکومت یہود ونصاریٰ کی خوشنودی کے لئے اتنا آگے نہ جائے کہ واپسی ناممکن ہو جائے۔انہوں نے کہا کہ جناب عمران خان نے برسر اقتدار آتے ہی ایک جنونی قادیانی عاطف میاں کو ایڈوائزری کونسل کا ممبر بنا دیا۔قوم کے احتجاج پر یوٹرن لیتے ہوئے اسے اقتصادی کونسل سے الگ کیا بلکہ ایڈوائزری کونسل کا نام ونشان باقی نہ رہا اور نہ ہی اس کا کوئی اجلاس منعقد ہو سکا۔انہوں نے کہا کہ جناب عمران خان کے اقتدار آنے سے دنیا بھر کے قادیانیوں نے خوشیوں سے شادیانے بجائے اور ہیڈ آف دی جماعت قادیان وربوہ مرزا مسرور احمد کو قادیانیوں سے متعلق آئینی وعدالتی فیصلے ختم ہوتے نظر آئے۔ قادیانیوں کی جماعت کے بانی مرزا قادیانی نے قادیان کے سالانہ جلسہ کو ظلی حج قرار دیا تھا، موجودہ حکمرانوں نے کرتار پورہ کے نام سے نیا بارڈر اور راہداری کھول کر قادیانیوں کا حج پانچ چھ ہزار میں کر دیا،جبکہ ہمارے حج میں دو لاکھ روپے سے زیادہ کا اضافہ کر دیا۔نویں کلاس کے معاشرتی علوم کی کتاب میں سے ختم نبوت کا لفظ ختم کر دیا۔قادیانیوں کو اس حد تک شہ ملی کہ چناب نگر (ربوہ) کا ایک کتب فروش جس نے

پاکستان کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے قابل اعتراض لٹریچر شائع کیا اوراس جرم کی پاداش میں اسے پانچ سال کی سزا ہوئی۔اس کی سزا مکمل ہونے سے قبل رہائی کیسے ہوئی؟اور وہ امریکی صدر کے پاس کیسے پہنچا؟ پاکستان اور اس کے قوانین کے خلاف ہرزہ سرائی کی۔جو اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں حکومتی سرپرستی حاصل ہے۔ان حالات میں ضرورت اس بات کی ہے کہ اسٹریٹ پاور کو متحرک کیا جائے، چنانچہ مجلس نے اپنے ۱۴؍جولائی کے مرکزی عاملہ کے اجلاس میں چاروں صوبائی مقامات اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں بڑی بڑی کانفرنسیں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے، چنانچہ آج بعد نماز عشاء جامع مسجد الصادق بہاولپور میں منعقدہ ڈویژنل کانفرنس اسی سلسلہ کی کڑی ہے، جس کی صدارت مرکزی نائب امیر حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ فرمائیں گے۔

لودھراں سے فراغت کے بعد کہروڑپکا کا سفر کیا اور جامعہ باب العلوم میں اپنے محسن ومربی اساتذہ کرام حضرت مولانا شیخ حبیب احمد مدظلہ، شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منصور دامت برکاتہم کی خدمت میں حاضری دی اور ان سے دعائیں لیں۔جامعہ کے منتظم اعلیٰ مولانا حبیب الرحمٰن ہیں جو استاذ الحدیث بھی ہیں، ان سے بھی ملاقات کی، اپنے عظیم مربی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوئ کی قبر مبارک پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی۔نیز جامعہ کے ہمارے زمانہ میں مجلس شوریٰ کے رکن حاجی اشتیاق علی قریشی اور میاں عبدالقدیر کی عیادت وزیارت کی۔میاں صاحب موصوف تقریباً پورے کہروڑپکا کے استاذ ہیں۔ ایک عرصہ اسکولز اور کالجز میں تدریس وتعلیم کے فرائض سرانجام دیتے رہے، آج کل صاحب فراش ہیں۔دونوں حضرات سے ملاقات پر دونوں نے قلبی خوشی کا اظہار فرمایا اور پرانی یادیں تازہ کرتے رہے۔

ختم نبوت کانفرنس بہاولپور: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد الصادق میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ۳؍اگست بعد نماز عشاء منعقد ہوئی۔کانفرنس کی صدارت مرکزی نائب امیر مولانا عزیز احمد مدظلہ نے کی جبکہ مہمان خصوصی ایک اور مرکزی نائب امیر حضرت اقدس مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی دامت برکاتہم تھے۔

کانفرنس کا آغاز جامع مسجد صدیق اکبر (مچھی ہٹہ) بہاولپور، کے امام وخطیب قاری محمد اقبال کی تلاوت سے ہوا۔علاقہ بہاولپور کے معروف نعت خوان جناب حضور احمد عنصر نے نعت شریف پیش کی۔

اختتامی خطاب محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ہوا۔دوسرا بیان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے روح رواں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم کا ہوا۔مولانا نے تحریک ختم نبوت کے لئے مسلمانانِ بہاولپور اور اسلامیانِ پاکستان کی عظیم الشان خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔بعدازاں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے اپنے روایتی گھن گرج سے قادیانی اور قادیانی نواز حکمرانوں کو للکارتے ہوئے کہا کہ ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔شاعر ابن شاعر سیّد سلمان گیلانی نے اپنی مترنم آواز کا جادو جگاتے ہوئے ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کا اعلان کیا۔آخری خطاب حضرت خاکوانی صاحب دامت برکاتہم نے کیا۔آپ نے تحریک کی کامیابی کے لئے جان ومال اور وقت کی قربانی کا عہد لیا۔کانفرنس کی کامیابی کے لئے مجلس کے مبلغین مولانا محمد خبیب ٹوبہ ٹیک سنگھ، مولانا محمد اقبال ڈیرہ غازی خان نے شہر کی مساجد میں ایک ہفتہ تک بھرپور اعلانات کئے۔☆☆☆

سانحۂ ارتحال

درگاہ عالیہ قادریہ شاہ پور چاکر ضلع سانگھڑ کے گدی نشین حضرت مولانا احمد حسن عباسی کا ۱۷؍اگست ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ کو انتقال ہوگیا۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔۱۸؍اگست ۲۰۱۹ء بروز اتوار کو شاہ پور چاکر کے سیکنڈری اسکول کے گراؤنڈ میں مولانا سراج احمد امروٹی صاحب کی اقتدا میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔جنازے میں لوگوں کی کثیر تعداد تھی۔سندھ بھر سے علماء اور درگاہ کے متعلقین نے شرکت کی۔خصوصاً حضرت مولانا میر محمد میرک، حضرت مولانا راشد محمود سومرو تشریف لائے۔عالمی مجلس ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین، عالمی مجلس ختم نبوت نواب شاہ کے امیر مولانا محمد انیس نے بھی شرکت کی اور لواحقین سے تعزیت بھی کی۔اللہ تبارک وتعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے، اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔قارئین سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

خبروں پر ایک نظر

۲۱ رستمبر ختم نبوت کانفرنس اتحاد امت کا عملی نمونہ ثابت ہوگی

ختم نبوت کانفرنس کی تیاریوں کے سلسلے میں مختلف میٹنگز اور پروگرام جاری

لاہور (مولانا عبدالنعیم) ۲۱ رستمبر ختم نبوت کانفرنس کی تیاری کے سلسلے میں ختم نبوت کنونشن جامع الرفیق گلستان کالونی مصطفیٰ آباد لاہور کینٹ میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان لاہور کے مسئول مولانا مفتی عزیز الرحمٰن کی صدارت میں ہوا۔ کنونشن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری علیم الدین شاکر، جامع الرفیق کے امام و خطیب مولانا محمد یعقوب فیض، مولانا حسام الدین، مولانا دوست محمد، مولانا قادر بخش اعوان، مولانا اللہ یار، مولانا قاری محمد شریف، مولانا سعید الرحمٰن، قاری عبدالرحمٰن، طاہر شاہ، مولانا عبدالعزیز، حافظ محمد عمر یعقوب اور کثیر تعداد پرائیویٹ اسکول سے سر وقار پرنسپل ڈومینٹ اکیڈمی، سر فہد ملک پرنسپل النور انوویٹر اسکول، تاجر رہنما شاہد ایوب، علی رضا بھٹی، راشد معاویہ، ذوالفقار علی، وسیم فرید، محمد شاہد سمیت تمام طبقات سے کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ ۳۱ راگست کو مصطفیٰ آباد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۲۱ رستمبر ختم نبوت کانفرنس اتحاد امت کا عملی نمونہ ہوگی۔ یہ کانفرنس ملک میں نفاذ اسلام، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ، قومی اتحاد و یکجہتی کے فروغ، فرقہ واریت کی حوصلہ شکنی اور کفار کی عالمی سازشوں کو بے نقاب کرنے کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کی غیر آئینی سرگرمیوں کے خاتمہ کے لئے سنگ میل ثابت ہوگی۔ مولانا علیم الدین شاکر نے کہا کہ اگر مسلمانوں نے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس اور ختم نبوت کی حفاظت میں کوتاہی کی تو پھر ہماری وقعت خارش زدہ جانور سے بھی کم ہو جائے گی اور پھر ذلت و رسوائی اور غلامی و محکومی ہمارا مقدر بن جائے گی۔ مولانا محمد یعقوب فیض نے کہا کہ ایک سازش کے تحت پاکستان میں قادیانیوں اور ملک دشمن قوتوں کی ارتدادی سرگرمیوں کو فروغ دیا جارہا ہے جس کا مقصد اسلام کی تعلیمات اور اس کی عظمت رفتہ کو مسخ کرنے کی ناپاک کوشش ہے مگر انشاء اللہ جاں نثاران ختم نبوت ان کی ان سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے میدان عمل میں آگئے ہیں، انہوں نے کہا کہ فتنہ قادیانیت بھی پاکستان کے موجودہ حالات میں مزید ابتری کا باعث بن رہا ہے اس پر صرف مذہبی جماعتوں کو ہی نہیں بلکہ سیاسی جماعتوں کو بھی اپنا کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

چالیس روزہ ختم نبوت کورس کی اختتامی تقریب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے زیراہتمام مدرسہ ختم نبوت گنگنی والہ گوجرانوالہ میں اسکولز و کالجز کے طلبا پر مشتمل چالیس روزہ ختم نبوت کورس کی اختتامی تقریب سے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ قادیانی ختم نبوت کے منکر ہیں اور پاکستان کی اسمبلی میں انہیں متفقہ طور پر غیر مسلم قرار دیا ہے۔ ہم آئین میں ختم نبوت اور ناموس رسالت ایکٹ میں کسی بھی قادیانی سازش سے ترمیم کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ قادیانی لابی اس وقت امریکا، یورپ اور برطانوی آقاؤں کے سامنے اپنی مظلومیت کا رونا روتے ہیں جبکہ 1974ء میں پاکستان کی پارلیمنٹ نے قادیانی سربراہ کا مکمل موقف سن کر بالآخر یہ فیصلہ سنایا کہ یہ گروہ اسلام سے خارج ہے۔ مقررین میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں حافظ محمد یوسف عثمانی، مولانا محمد عارف شامی، پروفیسر حافظ محمد انور، مفتی غلام نبی، قاری ادریس قاسمی، جمعیت علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے راہنماؤں مفتی رشید احمد علوی، سید حفیظ الرحمٰن شاہ، حافظ خرم شہزاد نے بھی خطابات کئے۔ مقررین نے چالیس روزہ ختم نبوت کورس کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب مسلمان ہیں اور جب تک ختم نبوت پر ایمان نہ ہو کوئی کامل مسلمان نہیں کہلا سکتا لہٰذا ہم سب مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ تحفظ ختم نبوت کے لئے اپنا کردار ادا کرتے رہیں تاکہ کسی قادیانی کی کوئی بھی سازش کامیاب نہ ہو سکے۔ تقریب میں پوزیشن ہولڈر طلبا میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔

نواب شاہ میں مبلغین ختم نبوت کی سرگرمیاں

۶ روزہ شعورِ ختم نبوت وفہم دین کورس دوڑ

دوڑ (قاری عبداللہ فیض) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دوڑ کے زیر اہتمام جامع مسجد خالد بن ولید جامعہ دارالعلوم حقانیہ دوڑ میں مورخہ ۱۳ سے ۱۸ر جولائی ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ سے بروز جمعرات ’’چھ روزہ شعورِ ختم نبوت وفہم دین کورس‘‘ منعقد کیا گیا۔ کورس کا دورانیہ مغرب تا عشاء رہا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دوڑ کے مقامی ذمہ دار حضرت مولانا محمد امجد صاحب نے مختلف موضوعات پر سیر حاصل گفتگو کی آخری دن ۱۸ر جولائی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ حضرت مولانا تجمل حسین نے بیان کیا اور اختتامی دعاء حضرت قاری جمیل احمد صاحب نے کرائی۔ کورس میں دوڑ کے ساتھیوں نے بھرپور شرکت کی۔ شرکاء میں جماعت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

مبلغین ختم نبوت کا چار روزہ دورہ نواب شاہ ڈویژن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد چار روزہ دورہ پر نواب شاہ تشریف لائے۔ بروز جمعہ ۱۹ر جولائی ۲۰۱۹ء جامع مسجد فاروق اعظم (فوجی کالونی سانگھڑ روڈ نواب شاہ) میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب فرمایا اور مولانا تجمل حسین (مبلغ ختم نبوت نواب شاہ) نے مسجد عمر فاروق میں جمعہ کا خطاب فرمایا، بعد نماز عشاء جامع مسجد باب جنت (پاک کالونی) میں جلسۂ ختم نبوت سے خطاب فرمایا۔ رات مرکز ختم نبوت نواب شاہ میں قیام ہوا۔

بروز ہفتہ ۲۰ر جولائی ۲۰۱۹ء صبح ۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری اسکول دوڑ میں مولانا امجد، مولانا تجمل حسین کی معیت میں حاضری ہوئی اور اسکول کے بڑے طلبا میں مولانا قاضی احسان احمد نے عقیدۂ ختم نبوت پر مدلل گفتگو کی اور بیان کے بعد سوال و جواب کی نشست بھی ہوئی۔ طلبا سے عقیدۂ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی علیہ الرضوان سے متعلق سوالات کئے گئے درست جواب دینے والے طلبا کو نقد انعام دیا گیا اور جماعت کا سندھی لٹریچر بھی دیا گیا۔ اس کے بعد ۱۲ بجے جامعہ دارالعلوم عزیزیہ حسینیہ دوڑ میں حاضری ہوئی اور ادارے کے مہتمم حضرت مولانا محمد اشرف صاحب سے ملاقات ہوئی، بعد نماز عصر مرکزی جامع مسجد مدرسہ عربیہ انوار الرحمٰن دریا خان مری میں شعورِ ختم نبوت تربیتی کورس میں بیانات ہوئے۔ بعد نماز مغرب تا رات ساڑھے بارہ بجے جامع مسجد فاروق اعظم قاسمیہ لائبریری کنڈیارو میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں بیانات ہوئے۔ جامعہ دارالفضل درگاہ بالائی میں رات قیام ہوا۔

بروز اتوار ۲۱ر جولائی ۲۰۱۹ء صبح ۱۰ بجے محراب پور کے جماعت کے امیر حضرت مولانا عبدالصمد اور مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا تجمل حسین کی معیت میں سندھ کی مشہور ومعروف درگاہ جامعہ عربیہ شمس العلوم کھرڑاہ میں حاضری ہوئی۔ مدرسہ کے اکابر علماء کرام سے ملاقات ہوئی اور طلبا سے حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب فرمایا اور ظہرانہ بھی مدرسہ شمس العلوم میں ہوا۔ بعد نماز عشاء ڈیڑھ گھنٹہ جامع محمدی مسجد محراب پور میں شعورِ ختم نبوت وفہم دین کورس میں بیانات ہوئے۔ مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم محراب پور میں قیام ہوا۔

بروز پیر ۲۲ر جولائی ۲۰۱۹ء صبح ساڑھے ۱۰ بجے تا ساڑھے بارہ بجے مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم محراب پور کے اساتذہ وطلبا سے حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب فرمایا۔ بعد نماز ظہر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محراب پور کے سابق امیر حضرت مولانا قاری اسلام الدینؒ کے ادارے جامعہ دارالعلوم محمدیہ میں علما کرام وطلبا سے مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب فرمایا۔ بعد نماز عصر جامع مدینہ مسجد عمر فاروق کلاتھ مارکیٹ محراب پور میں مولانا قاضی احسان احمد نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر درس دیا۔ بعد نماز مغرب سے رات ۱۱ بجے تک محمدی مسجد میں شعورِ ختم نبوت وفہم دین کورس میں بیانات ہوئے۔ مدرسہ نور الہدیٰ محمدیہ عباسی واٹر میں رات قیام ہوا۔ ان تمام پروگراموں میں نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین اور حافظ محمد شفیق بھی ساتھ تھے۔

شعورِ ختم نبوت تربیتی کورس دریا خان مری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ دریا خان مری کے زیر اہتمام بروز ہفتہ ۲۰ر جولائی ۲۰۱۹ء بعد نماز ظہر تا عصر مرکزی جامع مسجد مدرسہ عربیہ انوار الرحمٰن میں ’’شعورِ ختم نبوت تربیتی کورس‘‘ منعقد ہوا، کورس کی صدارت حضرت قاری محمد حسن صاحب مورو جو نے کی، سرپرستی حضرت مولانا عبدالمجید خاصخیلی نے کی۔ کورس کا آغاز تلاوتِ کلام اللہ سے کیا گیا۔ تلاوت قاری عبدالماجد خاصخیلی نے کی، قاری زاہد حسین مورو جو نے ختم نبوت پر نظم پیش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے سندھی زبان میں تفصیلی بیان کیا، آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی رہنما مولانا قاضی

احسان احمد نے خطاب فرمایا اور دعا فرمائی اور حاضرین میں جماعت کا اردو اور سندھی زبان کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

تربیتی کورس میں دریاخان مری اور مضافات سے مسلمانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مولانا محمد احمد، مولانا محمد یوسف بروہی، امجد حسین خاصخیلی، قاری نثار احمد آرائیں، ماسٹر منیر احمد اور دیگر مقامی حضرات نے بھی شرکت کی۔ کورس کی کامیابی کے لئے مقامی ذمہ دار قاری نیاز احمد خاصخیلی اور ان کے رفقاء راشد حسین خاصخیلی، عبدالروف انصاری، بھائی محمد نعیم نے بھرپور محنت کی۔

اللہ پاک اس پروگرام کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہم سب کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے اور جن ساتھیوں نے اس کانفرنس کے لئے محنت کی، تعاون کیا، شرکت کی ان تمام ساتھیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

ختم نبوت کانفرنس کنڈیارو

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کنڈیارو کے زیر اہتمام ۲۰؍جولائی ۲۰۱۹ء بروز اتوار کو جامع مسجد فاروق اعظم نزد قاسمیہ لائبریری میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی سرپرستی حضرت مولانا مفتی محمد ادریس سومرو نے صدارت حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب گھانگھرو نے کی جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا کلیم اللہ بالیجوی نے سرانجام دیئے۔

تلاوت کی سعادت حافظ عبدالقادر بروہی نے حاصل کی، سندھ کے مشہور ومعروف نعت خواں حاجی امداد اللہ پھلپوٹو نے ختم نبوت پر نظمیں پیش کیں۔ مولوی عظیم پنہور مولانا عبدالمجیب سومرو، مولانا تجمل حسین، مولانا محمد قاسم سومرو اور منظور احمد سومرو (دادو والے) نے بیانات کئے، آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی رہنما خطیب شیریں بیاں مولانا قاضی احسان احمد نے تفصیلی خطاب کیا اور اختتامی دعا کرائی۔

کانفرنس میں سائیں محمد رمضان خاصخیلی، حضرت مولانا خان محمد کیریو، مولانا محمد ایوب پیرزادو، مولانا عطاء اللہ عباسی، مولانا سلیم اللہ سومرو سمیت مقامی علماکرام اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔

کانفرنس کے اختتام پر شرکاء میں جماعت کا لٹریچر تقسیم کیا گیا اور شرکاء کے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ علماکرام کا قیام وطعام بھائی محمد عمران صاحب سہتو کے گھر پر تھا۔

شعورِ ختم نبوت وفہم دین کورس محراب پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت محراب پور کے زیر اہتمام ۲۱،۲۲؍جولائی ۲۰۱۹ء کو جامع محمدی مسجد نزد سندھی پرائمری اسکول محراب پور میں شعورِ ختم نبوت وفہم دین کورس کا انعقاد کیا گیا۔ کورس کی صدارت مقامی امیر مولانا عبدالصمد نے کی اور نگرانی جماعت کے جنرل سیکرٹری مولانا خالد محمود نے کی۔

کانفرنس کا آغاز تلاوت کلام اللہ سے کیا گیا، تلاوت کی سعادت مفتی محمد شاہد نے حاصل کی مولانا تجمل حسین نے ''عقیدۂ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں'' کے عنوان پر بیان کیا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد نے آیتِ خاتم النبیین کی تفسیر اور قادیانیوں کے عقائد پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ دوسرے روز بعد نماز مغرب مولانا تجمل حسین نے ''امام مہدی علیہ الرضوان اور اوصاف نبوت'' کے عنوان پر جبکہ مولانا قاضی احسان احمد نے حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام پر تفصیلی گفتگو فرمائی اور آخر میں سوال وجواب کی نشست رکھی گئی، سامعین سے سوال کئے گئے اور درست جواب دینے والوں کو کتاب ''تذکرہ مجاہدین ختم نبوت'' انعام میں دی گئی اور جماعت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا اختتامی دعا مولانا قاضی احسان احمد نے کرائی۔ کورس میں محراب پور کے ساتھیوں نے بھرپور شرکت کی۔ کورس کے شرکا کے لئے دونوں دن عشائیہ کا اہتمام بھی کیا گیا۔

کورس کی کامیابی کے لئے محمدی مسجد کے امام مفتی محمد شاہد، حافظ تاج محمد ملک، مولانا خالد محمود اور دیگر ساتھیوں نے بھرپور محنت کی۔

اللہ تعالیٰ تمام پروگراموں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہم سب کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک شفاعت کے حصول اور نجاتِ اخروی کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔ ☆☆☆

سانحۂ ارتحال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دریاخان مری کے مقامی ذمہ دار قاری نیاز احمد خاصخیلی کے چچا رضا محمد خاصخیلی کا ۱۳؍اگست ۲۰۱۹ء بروز منگل انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے امیر مولانا محمد انیس اور مولانا محمد امجد نے دریاخان جاکر تعزیت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے فون پر تعزیت کی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بقیہ:...... حفظِ قرآن کریم کیوں ضروری ہے؟

قرآن کریم ذمہ داری لگا رہا ہے کہ پیغامبر اس کلام اور پیام کو بھی پہنچائے اور الفاظ، معنی ومطلب کو بھی بیان کرے اور مضمون نگار نے خود بھی آگے کہہ دیا ہے کہ صرف الفاظ یاد نہ ہوں، بلکہ اس کا معنی بھی آتا ہو، گویا مضمون نگار مان رہا ہے کہ ابلاغ کے لئے صرف الفاظ ہی نہیں، بلکہ الفاظ اور معنی کا معلوم ہونا مبلغ کے لئے ضروری ہے، فہوالمراد۔

۳-قرآن مجید کی ایک آیت سے قرآن کے حفظ کا مفہوم اخذ کیا جاتا ہے: ’’وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ‘‘ ’’ہم نے اس قرآن کو یاددہانی کے لئے نہایت موزوں بنادیا ہے۔ پھر کیا ہے کوئی یاددہانی حاصل کرنے والا؟‘‘ (القمر:۱۷) اس آیت سے قرآن مجید کا ایسا حفظ مراد لینا جس میں الفاظ ومعنی کے فہم سے کوئی تعلق نہ ہو سوءِ فہم ہے۔ ’’ذکر‘‘ کا لفظ ہی یہ بتانے کے لئے کافی ہے اس مفہوم کو یہاں لینے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ’’ذکر‘‘ کے مفہوم میں تعلیم، تذکیر، آگاہی، تنبیہ، نصیحت، موعظت، حصولِ عبرت اور اتمامِ حجت جیسے تمام مفاہیم اس میں شامل ہیں۔‘‘

جواب: اس کا جواب اپنی طرف سے لکھنے کی بجائے ساتویں صدی کے مفسرِ قرآن ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبیؒ سے لیتے ہیں کہ انہوں نے اس آیت کے بارہ میں کیا فرمایا ہے، تفسیر قرطبی میں ہے:

’’أي سهلناه للحفظ وأعنا عليه من أراد حفظهٗ، فهل من طالب لحفظهٖ فيعان عليه؟ ويجوز أن يكون المعنى: ولقد هيأناه للذكر مِنْ يَسَّرَ نَاقَتَهٗ للسفر: إذا رحلها ويسّر فرسهٗ للغزو إذا أسرجهٗ وألجمهٗ، قال:

وقمتُ إليه باللجام مُيَسِّرا هنالك يجزيني الذي كنت أصنع

وقال سعيد بن جبير: ليس من كتب الله كتاب يقرأ كلهٗ ظاهرا إلا القرآن، وقال غيرهٗ: ولم يكن هذا لبني إسرائيل، ولم يكونوا يقرء ون التوراة إلا نظرا، غير موسٰى وهرون ويوشع ابن نون وعزير صلوات الله عليهم، ومن أجل ذلك افتتنوا بعزير لما كتب لهم التوراة عن ظهر قلبهٖ حين أحرقت على ماتقدم بيانهٗ في سورة براء ة، فيسّر الله تعالٰى على هذه الأمة حفظ كتابهٖ ليذكروا مافيه.‘‘ (تفسیر قرطبی، ج:۱۷، ص:۱۳۴)

’’یعنی ہم نے قرآن کو حفظ کرنے کے لئے آسان کردیا ہے، جو حفظ کا ارادہ کرے ہم اس کا تعاون کریں گے، پس کوئی اس کے حفظ کا طالب ہے کہ اس کا تعاون کیا جائے؟ مشہور تابعی اور مفسر قرآن سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کی کتابوں میں قرآن کے علاوہ کوئی کتاب ایسی نہیں ہے جسے حفظ سے تلاوت کیا گیا ہو۔ اور ایک مفسر کہتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت یوشع بن نون علیہ السلام اور حضرت عزیز علیہ السلام تورات کے حافظ تھے، ان کے علاوہ بنی اسرائیل کے تمام لوگ اسے دیکھ کر پڑھتے تھے۔ اسی وجہ سے بنی اسرائیل تورات جل جانے کے بعد حضرت عزیز علیہ السلام کے محتاج ہوئے تھے تو انہوں نے ان کے لئے اپنی یاد سے تورات لکھ دی تھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس اُمت پر قرآن کے حفظ کرنے کو آسان کردیا، تاکہ قرآن اُن کے دل ودماغ میں محفوظ ہو اور ان کے اعضاء پر سلطنت کرے۔‘‘

’’قال الحسنؒ: أعطيت هذه الأمة الحفظ وكان من قبلها لايقرء ون كتابهم إلا نظرا فإذا طبقوه لم يحفظوا مافيه إلا النبيون ..... وهم أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم، والمؤمنون به يحفظونهٗ ويقرء ونهٗ، ووصفهم بالعلم.‘‘ (تفسیر قرطبی، ج:۱۳، ص:۳۵۴)

’’حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں: اس اُمت کو حفظ عطا کیا گیا ہے اور ان سے پہلے وہ اپنی کتابیں صرف دیکھ کر ہی پڑھا کرتے تھے، جب یاد کرنا چاہتے تو صرف انبیاء ہی حفظ کرسکتے تھے، اور یہ محمد ﷺ کے صحابہؓ اور ایمان والے ہیں جو اسے (قرآن مجید کو) یاد بھی کرتے ہیں اور پڑھتے بھی ہیں اور ان کو علم سے بھی متصف کیا ہے۔‘‘

۴:-’’ماہِ رمضان میں تراویح کی نماز، جو درحقیقت نمازِ تہجد ہی ہے، میں پورے قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے سماع کا اہتمام مسلمانوں کا اپنا انتخاب ہے۔ اس کا سنت سے کوئی تعلق نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ ماہِ رمضان میں قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے، نہ کہ نمازِ تہجد میں۔ نمازِ تہجد میں قرآن مجید کی تلاوت کا ذکر جہاں قرآن مجید میں آیا ہے تو دیکھا جاسکتا ہے کہ وہاں یہ سہولت دی گئی کہ جتنا ہوسکے اتنا پڑھ لیا جائے۔’’فَاقْرَءُوْا مَاتَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ‘‘ چنانچہ اب قرآن میں سے جتنا ممکن ہو، اس نماز میں پڑھ لیا کرو۔‘‘(المزمل:۳-۷-۲۰)۔‘‘

جواب: موصوف کو رمضان المبارک میں تراویح میں مکمل قرآن کریم سنانے پر بھی اعتراض ہے، اور تراویح کو تراویح ماننے کے لئے بھی تیار نہیں، حالانکہ حضور اکرم ﷺ نے تین راتیں تراویح کی نماز پڑھائی۔ پہلی رات تہائی رات تک، دوسری رات آدھی رات تک، اور تیسری رات کو اتنی دیر تک پڑھائی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ہمیں اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں سحری کا وقت نہ ختم ہوجائے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ڈھائی سالہ دور تقریباً جہاد میں گزرا، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ مسجد نبوی میں مختلف ٹولیوں میں صحابہؓ تراویح پڑھ رہے ہیں تو آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشورہ اور اجماع سے ایک امام حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ۔جن کو حضور ﷺ سب سے بڑے قاری ہونے کا تمغہ عطا فرماچکے تھے۔ کے پیچھے سب کو تراویح پڑھنے کا حکم دیا۔ وہ عشاء کی نماز کے بعد ایک امام کے پیچھے بیس رکعت نماز تراویح باجماعت اور پورے رمضان میں مکمل قرآن کریم کی تلاوت اور تراویح کے بعد وتر باجماعت پڑھاتے تھے۔ تب سے آج تک اہل سنت والجماعت اس پر عمل کرتے آرہے ہیں، کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

’’فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديينؓ، تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ.‘‘

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۳۰، ط: قدیمی)

’’میری سنت اور خلفاء راشدینؓ کی سنت کو مضبوطی سے تھامو، اور کچلی کے دانتوں سے مضبوطی سے پکڑ کر رکھو۔‘‘

موصوف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کو محض ’’مسلمانوں‘‘ کا انتخاب کہہ کر ایک تو یہ مغالطہ دینا چاہتے ہیں کہ یہ حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بہت بعد کے زمانہ کا عمل ہے اور ساتھ ہی اگر کوئی اعتراض کرے کہ کیا صحابہؓ مسلمانوں میں شامل نہیں؟! تو کہہ دیا جائے کہ میں نے صحابہؓ کا انکار تو نہیں کیا۔ ہر عقل مند آدمی سوچ سکتا ہے کہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے ادبی اور عام مسلمانوں کو مغالطہ دینے کی کوشش ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ’’نماز میں قرآن کریم پڑھنا سب سے افضل ہے۔‘‘ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور ﷺ خود رات کا اکثر حصہ نماز اور قرآن کریم پڑھنے میں گزار دیتے تھے، جیسا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے سورۂ بقرۃ، سورۂ آل عمران، سورۂ نساء اور سورۂ مائدہ تک تمام سورتیں ایک رات کی نماز میں تلاوت فرمائیں۔ موصوف ’’فَاقْرَءُوْا مَاتَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ‘‘ سے جو استدلال کررہے ہیں، یہ صحیح نہیں، کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے اس آیت کی تفسیر اپنے عمل سے بتلادی، جیسا کہ اوپر گزرا ہے اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تراویح میں اُسے پڑھ کر اُمت کے سامنے عملی نمونہ پیش کردیا۔

محترم حفظِ قرآن کے بھولنے پر وعیدات قرآن کریم اور احادیث میں موجود ہیں، جو تنبیہاً سنائی جاتی ہیں، تاکہ قرآن کریم سے کوئی حافظ، قاری اور عالم غافل نہ ہو، صحیح بخاری و مسلم میں یہ روایت موجود ہے کہ:

- ’’تَعَاهَدُوْا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا –متفق عليه-‘‘ (مشکوٰۃ:۱۹)

’’قرآن کریم کی حفاظت کرو، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، یہ قرآن اونٹ کے اپنی مہار سے نکلنے سے زیادہ تیز ہے۔‘‘

اور بھولنے پر وعید حدیث میں ہے:

’’قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: بئس ما لأحدهم أن يقول: نسيت آية كيت وكيت بل نُسِّيَ واستذكر القرآن فإنهٗ أشد تفصيًا من صدور الرجال من النعم –متفق عليه-‘‘ (مشکوٰۃ:۱۹)

’’رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: بہت برا ہے وہ شخص جو یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں، ایسا نہیں بلکہ وہ بھلادیا گیا ہے، قرآن

مجید کو یاد کرو، کیونکہ وہ سنہ کی بہ نسبت لوگوں کے سینوں سے زیادہ جلدی نکلنے والا ہے۔‘‘

ان احادیث سے جہاں یہ ثابت ہورہا ہے کہ قرآن کریم کا محفوظ رہنا بار بار دہرائی اور دور سے ہوتا ہے، وہاں یہ بھی ثابت ہورہا کہ بھلانے پر وعید بھی ہے، بلکہ فرمایا کہ: کوئی یہ نہ سمجھے کہ وہ بھول گیا، بلکہ بھلا دیا گیا۔

موصوف کے نزدیک ’’ان وعیدات کا مقصد قرآن مجید سے تعلق پیدا کر لینے کے بعد اگر وہ اسے بھول جائیں گے تو ان سے سخت مواخذہ ہوگا۔‘‘

جواب: اول تو کوئی پوچھ سکتا ہے کہ اس تعلق سے کیا مراد ہے؟ اس کی درست تشریح کیا ہے؟ اور پھر یہ تعلق والی بات کس قرآن کریم کی آیت یا حدیث سے ثابت ہے؟ اور اردو محاورہ میں تعلق کا کیا معنی لیا جاتا ہے؟ اور نیز محض تعلق والی بات کہہ کر قرآن کریم کی عظمت اور حیثیت میں کیا کمی نہیں کی جارہی؟

۵:-’’رسول اللہ ﷺ سے منقول قرآن مجید کے حفظ کرنے کی ترغیب دلانے والی روایات میں سے جو معیار صحت پر پورا اُترتی ہیں ان میں بھی اس تصور کا پایا جانا ممکن نہیں کہ آپ نے لوگوں کو بلا سمجھے قرآن مجید کو زبانی یاد کرنے کی تلقین فرمائی ہو۔ آپ کے مخاطبین قرآن مجید کی زبان سے واقف تھے، ان کے لئے اسے سمجھے بغیر یاد کر لینا متصور ہی نہیں۔ البتہ عرب کی غالب اکثریت لکھنا پڑھنا نہیں جانتی تھی، لکھنے پڑھنے کا سامان بھی کمیاب تھا، قرآن مجید ان سب کو لکھ کر دے بھی دیا جاتا تو وہ اسے پڑھ نہیں سکتے تھے، قرآن مجید کی تعلیم کے ساتھ اسے حفظ کر لینے کی یہ ہدایات انھیں اس بنا پر دی گئیں کہ ان کے لئے قرآن مجید سے مراجعت کا یہی طریقہ رہ جاتا تھا کہ وہ اسے زبانی یاد بھی کر لیں۔ یوں اُس وقت قرآن مجید کے حفظ کے ذریعے سے بھی اس کی حفاظت کا کام لیا گیا، لیکن اس کی وجہ حالات کی یہ مجبوری تھی۔ چنانچہ عرب کے لوگ اپنی عادت کے مطابق قرآن مجید کو یاد کر لیتے تھے، جیسے وہ خطباء اور شعراء کے کلام کو زبانی یاد کر لیتے تھے۔‘‘

جواب: گویا مضمون نگار نے مان لیا کہ حفظِ قرآن کی ترغیب دلانے والی روایات (احادیث) موجود ہیں اور صحابہ کرامؓ حفظ بھی کرتے تھے، اگر چہ ان کو حالات کی مجبوری بتایا، جب کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ کا کلام اور اپنے ایمان میں اضافے کا ذریعہ سمجھتے ہوئے خوش ہو کر اس کی تلاوت اور حفظ کیا کرتے تھے، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

’’وَاِذَا مَا اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖۤ اِيْمَانًا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ۔‘‘ (التوبہ:۱۲۴)

’’اور جب نازل ہوتی ہے کوئی سورت تو بعضے ان میں کہتے ہیں: کس کا تم میں سے زیادہ کردیا اس سورت نے ایمان؟ سو جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کا زیادہ کردیا اس سورت نے ایمان اور وہ خوش وقت ہوتے ہیں۔‘‘

باقی چونکہ حفظِ قرآن تعلیم اسلام کے مراحل میں سے ایک مرحلہ ہے، حفظ کے بعد پھر یہ جان پہچان کہ یہ قرآن کریم کا کلمہ، اسم ہے یا فعل ہے یا حرف ہے، یا پھر ان کی ترکیب کیا ہے؟ پھر اس ترکیب کے ساتھ معنی کیا بنتا ہے؟ پھر عربی الفاظ کی لغات کیا ہیں؟ پھر حضور ﷺ، صحابہ کرامؓ اور ان کے بعد جمہور امت نے اس کا کیا مطلب لیا ہے؟ یہ تمام مراحل قرآن وسنت کو سمجھنے کے لئے ضروری ہیں تو حفظ کے بعد ان کا مرحلہ آتا ہے اور الحمد للہ! اکثریت حفاظ کی یہ مراحل بھی عبور کر لیتی ہے۔ آج تک کسی نے یہ نہیں کہا کہ صرف حفظ کر کے رک جاؤ، بلکہ علمائے کرام تو ترغیب دیتے ہیں کہ حافظ بننے کے ساتھ ساتھ عالم بھی بنو، اگلے مراحل بھی طے کرو۔ ہاں! بعض لوگ حفظ کے بعد معروضی حالات کی بنا پر یا تو یہیں تک رک جاتے ہیں یا دوسری دنیوی راہ اختیار کر لیتے ہیں تو اتنا تو ان میں بھی فضیلت اور شرف موجود ہے کہ وہ قرآن کریم کے الفاظ کے حاملین ہیں، پھر اللہ تعالیٰ آگے ان سے بھی کم از کم اتنا تو کام لے لیتا ہے کہ وہ اس کلام اور پیام کے الفاظ کا ابلاغ اگلی نسلوں تک کر لیتے ہیں۔ تو کیا موصوف ان حفاظ کو اس شرف اور فضیلت سے بھی محروم رکھنا چاہتے ہیں؟!

۶:-’’یہ خیال ایجاد کیا گیا کہ قرآن مجید کا حفظ کرنا معجزہ ہے۔ یہ حقیقتاً درست نہیں۔ قرآن مجید صبح سے لے کر شام تک کا سارا وقت لگا کر اوسطاً

تین سے چار سال میں حفظ کیا جاتا ہے۔اتنا وقت اتنی ضخامت کی کسی بھی کتاب کو زبانی یاد کرنے کے لئے کافی ہے۔“

جواب: مضمون نگار قرآن کریم کے حفظ کو اللہ تعالیٰ کی عنایت اور قرآن کریم کا اعجاز ماننے کے لئے بھی تیار نہیں، یہ ایک ایسی بدیہی بات کا انکار ہے، جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ جس طرح ایک آدمی دن دہاڑے سورج کا انکار کرے تو اس کا کوئی علاج نہیں۔ اسی طرح اس بات کے انکار کا بھی کوئی علاج نہیں۔ تاریخ میں موجود ہے کہ امام محمدؒ- جو امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد ہیں- نے ایک ہفتہ میں مکمل قرآن کریم حفظ کرلیا۔ اس کے علاوہ تاریخ میں اور کتنی مثالیں موجود ہیں۔ ہمارے سامنے ایک ایسی مثال بھی موجود ہے کہ گزشتہ سال اقراٴ روضۃ الاطفال ٹرسٹ لاہور کی تقریب میں ایک پونے چار سال کی بچی کو اسٹیج پر لایا گیا جس نے آٹھ ماہ میں پورا قرآن حفظ کرلیا اور اس نے مختلف جگہوں سے تلاوت کرکے قرآن کریم سنایا۔ یہ قرآن کریم کا اعجاز نہیں تو اور کیا ہے؟ صاحب مضمون سے یہ مطالبہ کیا جاسکتا ہے کہ قرآن کریم کے علاوہ اور کسی کتاب کے صرف ایک حافظ کو دکھلا دیں، جس نے قرآن کریم جتنا بڑی کتاب کو اتنے مختصر عرصہ میں حفظ کرلیا ہو: ”ھَاتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ“

۷:-”ایک متھ یہ بھی ایجاد کی گئی ہے کہ حافظ قرآن کا ذہن زیادہ تیز ہوتا ہے۔ اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ کچھ بچے تو قدرتی طور پر زیادہ ذہین ہوتے ہیں اور اسی بنا پر ان کے والدین انہیں حفظ میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ بچے دیگر میدانوں میں بھی ذہانت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ تاہم عام حافظ کا ذہن رٹا لگانے میں ماہر ہوجاتا ہے۔ فہم کلام کی مشق اس نے بچپن کے اس دور میں نہیں کی ہوتی جب یہ صلاحیتیں پروان چڑھتی ہیں۔ پاکستان میں چونکہ تعلیمی نظام عمومی طور پر رٹا پر مبنی ہے، اس لئے حفاظ یہاں بھی اچھی کارکردگی دکھا پاتے ہیں، مگر یہ حقیقت میں کوئی خوبی نہیں۔“

جواب: موصوف کی یہ تمام باتیں خود تراشیدہ اور حقائق سے بہت دور ہیں، قرآن کریم پڑھنے ہی کی برکت سے ذہن تیز اور قوی ہوتا ہے۔ پڑھی ہوئی یا سنی ہوئی باتوں کو یاد کرلینے کا ملکہ قوی اور تیز ہوجاتا ہے، اس بنا پر وہ دوسرے میدانوں میں بھی بہت اچھی کارکردگی دکھاتا ہے، یہ ایسے حقائق ہیں جن کا زمانہ شاہد ہے۔ موصوف نے تو پورے پاکستان کے تعلیمی نظام پر بھی الزام لگادیا کہ یہاں تعلیم رٹے پر مبنی ہے، جس کا جواب محکمہ تعلیم کے ذمہ ہے۔ راقم الحروف سمجھتا ہے کہ محض اپنی بات بنانے اور پاکستان کے پورے تعلیمی نظام کو مورد الزام ٹھہرانا یہ بہت بڑی جسارت، زیادتی اور بہت بڑا الزام ہے، جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

۸:-”موجودہ دور میں جب کہ قرآن مجید کو محفوظ رکھنے، پڑھنے اور آیات اور موضوعات تلاش کرنے کے جدید ترین ذرائع وجود میں آچکے ہیں تو کوئی وجہ نہیں انسان کے قیمتی وقت کو ایک ایسی مشقت میں لگایا جائے جس کا کوئی مطالبہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا اور نہ دین کا کوئی مفاد اس سے وابستہ ہے۔“

جواب: موصوف سے کوئی پوچھ سکتا ہے کہ آپ اپنی ذات کے متعلق ان آلات اور ذرائع پر کیا کلی اعتماد کرسکتے ہیں؟ اگر نہیں کرسکتے تو آپ قرآن کریم جیسی کتاب کو ان ذرائع کا تختۂ مشق بنانے پر کیوں مصر اور تلے ہوئے ہیں اور یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ کفار قرآن کریم کو مٹانے کے کیا کیا حربے کرچکے ہیں، آج بھی کررہے ہیں اور آگے چل کر بھی کریں گے۔ کہیں موصوف کی یہ تجویز ان کے کام کو آسان کرنے کی معاون اور مدد تو نہیں؟ قرآن کریم کو حفظ کرنا محض مشقت نہیں، بلکہ سعادت، فضیلت اور اعزاز ہے، جس کا مطالبہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اور مذکورہ بالا آیات اور احادیث اس پر کافی شاہد اور دلیل ہیں۔

آخر میں بطور ہمدردی اور خیر خواہی کے عرض کرنا چاہوں گا کہ موصوف اس تحریر سے دین اسلام، قرآن کریم اور مسلمانوں کی تو کوئی خدمت کر نہیں رہے، بلکہ قرآن کریم کی حفاظت، اس کی عظمت، اس کے تقدس واحترام اور مسلمانوں کے قرآنی نظام کو ختم کرنے کے درپے ہیں اور ان کی اس سوچ، فکر اور تدبیر سے کفار کا مقصد، منشأ اور ان کی خواہش پورا کرنے کی ایک بھونڈی کوشش ہے، اس کے علاوہ اس تحریر کا کوئی فائدہ نہیں۔

ہم موصوف سے پوچھنا چاہیں گے: کیا آپ اپنی اس تحریر کو آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں لے کر پیش ہوسکتے ہیں؟ اور اس کا جواب دے سکتے ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر ایسے لاحاصل کام کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ إن أريد إلا الإصلاح ما استطعت وما توفيقي إلا بالله.

وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

اسلام زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی

تاجدار ختم نبوت زندہ باد

عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس تحفظ

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوگی

بتاریخ

19

ستمبر 2019

بروز جمعرات

بعد نماز عشاء

بمقام

جامع مسجد تھانوی جامعہ احتشامیہ جیکب لائن کراچی

زیر سرپرستی
ڈاکٹر حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

صدارت
خطیب خوش الحان
صاحبزادہ حضرت مولانا تنویر الحق تھانوی صاحب
مدیر جامعہ احتشامیہ، جیکب لائن

تلاوت
قاری حضرت مولانا محمد کلیم صاحب مدظلہ

خطیب پاکستان، محافظ ختم نبوت
حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب مدظلہ
مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

خطیب بے بدل، مقرر ذیشان، استاذ العلماء
حضرت مولانا قاضی منیب الرحمن صاحب مدظلہ
ناظم تعلیمات
جامعہ عربیہ اسلامیہ (بنوری ٹاؤن منیر شاہ)

نعت
مولانا محمد کلیم اللہ نعمان صاحب مدظلہ

نقابت
حضرت مولانا عبدالحی مطمئن صاحب مدظلہ

نعت
حافظ حبیب اللہ الرمانی
بین الاقوامی ایوارڈ یافتہ

زیر اہتمام
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
ضلع جنوبی کراچی

برائے رابطہ:
021-32780337
0335-3224030

پشاوری پرنٹرز 0331-3796371 0315-3796371